प्रो:- शेख मोहम्मद जाहेद मोहम्मद नासेर
मो.नं.: 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈ جنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tameerexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 310 Wednesday 6th November 2024 / Rs.2 / Pages: 4 www.dailytameer.com
جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۱۰ مورخہ ۶ نومبر ۲۰۲۴ء، بروز بدھ، ۳ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے صفحات: ۴

کانگریس کو مہاراشٹرا اسمبلی الیکشن میں جیت کا یقین

کانگریس کو یقین ہے کہ مہاراشٹر اسمبلی الیکشن میں اسے اور اس کی اتحادی پارٹیوں کو جیت حاصل ہوگی۔ وہاں وہ صورتحال نہیں ہوگی جو ہریانہ میں تھی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے پیر کو کہا کہ ان کی پارٹی کو جھارکھنڈ اور مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں جیت کا یقین ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس کو بی جے پی اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے ہریانہ میں کیئے گئے آخری لمحات کی سازشوں سے محتاط رہنا ہوگا۔ یاد رہے کہ ہریانہ میں بیشتر سروے یہ کہہ رہے تھے کہ ریاست میں کانگریس اقتدار میں آئے گی لیکن نتائج آنے پر معلوم ہوا کہ سخت مقابلے کے بعد بھی بی جے پی دوبارہ اقتدار میں آ گئی۔ لہٰذا بیشتر ماہرین کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر میں کانگریس کو مزید محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ جے رام رمیش نے ایک انٹرویو کے دوران مہاراشٹر میں پارٹی کی جیت کا یقین ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''کانگریس کا جھارکھنڈ اور مہاراشٹر میں مضبوط اتحاد ہے اور مجھے اس بات کی پوری امید ہے کہ اتحاد اچھے انتخابی نتائج لے کر آئے گا۔'' جے رام رمیش نے آگے کہا کہ ''جہاں تک کانگریس کا سوال ہے... ہریانہ میں نتائج غیر متوقع تھے۔ لیکن مہاراشٹر میں (جیت کے تعلق سے) ہم پُرامید ہیں جہاں ہمارے پاس بہت مضبوط اتحاد ہے۔'' سینئر لیڈر کے مطابق ''ہم جھارکھنڈ میں بھی جیت کے تعلق سے کافی پُرامید ہیں، وہاں بھی ہم اتحاد میں لڑ رہے ہیں۔'' یاد رہے کہ مہاراشٹر میں مہاوکاس اگھاڑی کے اندر کئی بار وزیر اعلیٰ کے چہرے کے تعلق سے بحث ہوئی ہے۔ اس تعلق سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں جے رام رمیش نے کہا کہ ''مہاراشٹر میں وزیر اعلیٰ کا چہرہ ۲۳ نومبر کو انتخابی نتائج آ جانے کے کے بعد طے کیا جائے گا۔

مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے اسے انصاف کی جیت قرار دیا

نئی دہلی: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے یوپی مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت کے سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے مدرسہ کمیونٹی کے لیے انصاف کی فتح قرار دیا ہے۔ واضح ہو کہ آج سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلے میں اتر پردیش مدرسہ بورڈ کی حیثیت پر مہر لگادی ہے۔ مولانا مدنی نے اس فیصلے کو خوش آئند بتاتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ہندستانی مسلمانوں اور خاص طور پر مدرسوں سے وابستہ افراد کے لیے تسلی بخش اور حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہے۔ ہم اسے صرف مدرسہ بورڈ کے تناظر میں نہیں دیکھ رہے ہیں، بلکہ اس میں مدرسوں کے خلاف منفی مہم چلانے والے سرکاری اور غیر سرکاری عناصر کے لیے ایک واضح پیغام بھی پوشیدہ ہے جو ملک کے آئین کی پروا کیئے بغیر ایک تعلیمی نظام کے سلسلے میں شب و روز جھوٹا پروپیگنڈا چلاتے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ لگاتار شکایت رہی ہے کہ نچلی عدالتیں اپنے فیصلوں میں توازن برقرار رکھ نہیں پاتیں اور اکثر پولس اور سرکاری موقف پر فیصلہ کرتی ہیں۔ آج سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو بدل کر آئینی اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنایا ہے۔ مولانا محمود مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا کے اس تبصرے جیو اور جینے دو پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس جملے کی گہرائی سمجھنا ہر ہندوستانی کے لیے ضروری ہے۔ اس فیصلے سے ملک میں ایک پیغام جانا چاہیے کہ ملک کے سبھی طبقے کو جینے کا یکساں حق حاصل ہے، بالخصوص آج مسلمان جس طرح خود کو علیحدہ اور بے بس محسوس کر رہا ہے، جس طرح فرقہ پرست طاقتیں اور اقتدار میں بیٹھے ہوئے حکومت کے کئی وزراء کھلے عام تشدد کی اپیل کر رہے ہیں اور مدرسوں کے وجود کو بوجھ بنا کر پیش کر رہے ہیں، اس پس منظر میں سپریم کورٹ کا یہ بیان نہایت اہم نصیحت کا حامل اور ملک کے لوگوں کو بیدار کرنے والا ہے۔ مولانا مدنی نے اس موقع پر یوپی مدرسہ ٹیچرز ایسوسی ایشن کی عدالتی کوششوں کی ستائش کی اور اس فیصلے کو ان کی محنتوں کا پھل بتایا۔* آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن نے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ ادا کیا* آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے قومی جنرل سکریٹر مولانا وحید اللہ خان سعیدی، دیگر ذمہ داران مولانا محمد طارق شمسی اٹاوا وغیرہم نے وہاٹس پیغام میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انھوں نے الٰہ اباد ہائی کورٹ کی لکھنو بینچ جانب سے مدرسوں کے خلاف کیے گئے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے داخل ایس ایل پی میں قطعی سماعت کی پیروی تک آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے افراد کا ہر طرح سے تعاون کیا۔

پانچ سال بعد جموں کشمیر اسمبلی کا پہلا اجلاس اور پہلے ہی

دن زبردست احتجاج، این سی اور پی ڈی پی آمنے سامنے

کشمیر: (ایجنسی) ۲۰۱۴ء میں جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات ہوئے تھے۔ اس کے بعد گزشتہ دنوں ۱۰ سال بعد کہیں جا کر پھر انتخابات ہوئے۔ ۲۰۱۴ء میں پی ڈی پی اور بی جے پی نے مل کر حکومت بنائی تھی لیکن وہ حکومت بہت دنوں تک نہیں چل سکی۔ اس کے بعد ریاست میں صدر راج نافذ ہوگیا۔ صدر راج نافذ ہونے سے لے کر گزشتہ دنوں ہونے والے اسمبلی انتخابات تک جموں کشمیر میں بہت کچھ ہوا۔ اس دوران دفعہ ۳۷۰ کا خاتمہ ہوا، ریاست کا درجہ چھین لیا گیا، اسے مرکز کے زیر انتظام علاقہ قرار دے دیا گیا، ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کر کے لداخ کو الگ کر دیا گیا اور ریاست کے تمام اہم لیڈروں کو نظر بند کر دیا گیا۔ اس لحاظ سے ۴ نومبر بروز پیر اہل کشمیر کیلئے ایک تاریخی دن تھا۔ اسمبلی میں ۵ سال بعد کوئی اجلاس ہو رہا تھا۔ بہرحال پہلے ہی دن اسمبلی کی کارروائی ہنگامہ آرائی کی نذر ہوگئی۔ محبوبہ مفتی کی پارٹی 'پی ڈی پی' کے ذریعہ دفعہ ۳۷۰ کے خلاف ایک قرارداد پیش کی گئی جس کی بی جے پی نے جہاں مخالفت کی، وہیں حکمراں جماعت نیشنل کانفرنس (این سی) نے اسے ایک ڈراما قرار دیا۔ اسمبلی کے پہلے ہی دن پی ڈی پی اور این سی کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے دیکھا گیا۔ پی ڈی پی کے رکن وحید پرہ کے ذریعہ قرارداد پیش کئے جانے پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ''دفعہ ۳۷۰ پر پورا ایوان بحث کرے گا، اس کا فیصلہ کوئی ایک رکن نہیں کر سکتا۔ آج پیش کی گئی قرارداد کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ یہ صرف کیمروں کیلئے ہے۔''

288 سیٹوں کیلئے 4 ہزار 140 میدواروں میدان میں

الیکشن مشینری پوری طرح سے تیار، عوام ووٹ دینے کی منتظر

ممبئی 5/ نومبر (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر اسمبلی کے عام انتخابات کے لیے ریاست میں کل 288 اسمبلی حلقوں کے لیے پولنگ 20 نومبر کو سنگل مراحل میں ہوگی۔ چیف الیکٹورل آفیسر اور پرنسپل سکریٹری ایس چوکلنگم نے آج بتایا کہ اس الیکشن کے لیے مشینری کی تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں اور اس الیکشن میں امیدواروں کی حتمی تعداد 4/ ہزار 140/ ہے۔ چوکلنگم منترالیہ پریس روم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر کرن کلکرنی، ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر پی پردیپ موجود تھے۔ مسٹر چوکلنگم نے کہا کہ 20/ نومبر 2024/ کو ایک لوک سبھا حلقہ ناندیڑ میں بھی ضمنی انتخابات ہوں گے۔ ریاست میں اسمبلی عام انتخابات 2024 کے لیے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی آخری تاریخ 29 اکتوبر 2024 تھی۔ اس کے مطابق 288/ اسمبلی حلقوں کے لیے کل 078,7/ کاغذات نامزدگی داخل کیے گئے۔ جن میں سے کل 2/ ہزار 398/ درخواستیں واپس لی گئیں۔ ووٹر رجسٹریشن میں اضافہ: 30/ اکتوبر تک ووٹروں کی تازہ تعداد 119,25,70,9/ کروڑ ہے جن میں سے مرد ووٹرز 739,22,00,5/ کروڑ اور خواتین ووٹرز 279,96,69,4/ کروڑ ہیں۔ اس طرح 101,6/ تھرڈ جنریشن ووٹرز کا اندراج کیا گیا ہے۔ جبکہ خطہ افلاس سے نیچے ووٹرز کی کل تعداد 425,41,6/ لاکھ ہے اور الیکشن ڈیوٹی پر مامور ووٹرز کی تعداد 170,16,1/ لاکھ ہے۔ ریاست بھر میں کل 181,1 پولنگ اسٹیشن: ووٹروں کی تعداد کے تناسب سے پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور ریاست میں پولنگ اسٹیشنوں کی کل تعداد 186,00,1 ہے۔ 604,42 شہری پولنگ اسٹیشن اور 582,57 دیہی پولنگ اسٹیشن ہیں۔ شہری ووٹروں کی بے حسی کو دیکھتے ہوئے شہری رائے دہندگان کو زیادہ سے زیادہ ووٹ دینا چاہیے، اس کے لیے ریاست کے پونے، ممبئی، تھانے وغیرہ۔ شہروں میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے اونچی عمارتوں/ کمپلیکسوں میں کل 181,1 پولنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کچی آبادیوں میں 210 پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ اسسٹنٹ پولنگ اسٹیشن کی کل تعداد 241 ہے۔

بیڑ ضلع کے چھ اسمبلی حلقوں میں کئی رخی مقابلے

بیڑ میں جے دت شرساگر کی دستبرداری سے مراٹھا لیڈر ارون جگتاپ اور سندیپ شرساگر کے حوصلے بلند

بیڑ (نامہ نگار) بیڑ کے قد آور لیڈر جے دت شرساگر کے اچانک دستبردار ہو جانے سے جہاں انکے کارکنان سکتے میں ہیں وہاں مخالفین بھی الجھن میں ہیکہ جے دت شرساگر چند دن بعد کس کے حق میں فیصلہ لیتے ہیں آزاد امیدوار کی حیثیت سے بھی جے دت شرساگر نے کافی محنت کر رکھی تھی لیکن ایک ہی خاندان کے تین امیدوار اور موجودہ ماحول میں بڑھتی ہوئی طبقاتی جنگ خاص طور پر ضلع میں او بی سی اور مراٹھا میں بڑھتی کشیدگی یہ ہر لیڈر کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے شاید جے دت شرساگر فیملی کے اندر بڑا ہونے کی حیثیت سے اپنے سر کوئی الزام نہ لینا چاہتے ہو اس لیے ایثار کے جذبہ سے دستبردار ہو گئے ایسا بھی قیاس کیا جا رہا ہے۔ تاہم اس کا اولین فائدہ سندیپ شرساگر کے حق میں جاتے نظر آ رہا ہے کیونکہ جرانگے پاٹل کی بھی دستبرداری، راشٹروادی شرد پوار کے حق میں رہی اور ان کے چاچا کو جو بڑے پیمانے پر سیکولر ووٹ ملنے والے تھے وہ بھی ان کے جانب ہو سکتے ہیں اس درمیان بیڑ کے کئی لیڈران جو × شرساگر مکت کے خواہ رہے ہیں انہیں لگتا ہیکہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ بیڑ سے کوئی مراٹھا لیڈر اسمبلی میں کامیاب ہو اور اس کے لیے آزاد امیدوار ارون جگتاپ کے پشت پر کئی بڑے مراٹھا لیڈران کھڑے ہیں جواب تک جرانگے پاٹل کے دست راست تھے۔ نیز جیوتی میٹے بھی میدان میں ہے لیکن وہ مقبولیت نہیں مل رہی ہے جو جگتاپ کو ملی۔ تیسرے اور اہم امیدوار یوگیش شرساگر جو اجیت پوار گروپ سے ہیں ان کے ساتھ او بی سی سماج کا بڑا گروپ ہے۔ لیکن مہایوتی کے چند فرقہ پرست لیڈران کی مسلمانوں کے دل دکھانے والی تقاریر سے اقلیتی طبقہ مہایوتی سے فاصلے پر ہے ویسے امیدوار یوگیش شرساگر کے تعلق سے مسلمانوں میں اچھا گمان ہے۔ ابھی تشہیر کا اونٹ جس طرح آگے بڑھے گا منظر نامہ صاف ہوتا جائے گا۔

میشو اور فلپ کارٹ پر لارنس بشنوئی کی تصویروں والے ٹی شرٹ فروخت، صارفین برہم

میشو، فلپ کارٹ اور امیزون پر گینگسٹر لارنس بشنوئی کی تصویروں والے ٹی شرٹ فروخت کئے جا رہے تھے۔ صحافی علی شان جعفری کے اس مسئلے کو منظر عام پر لانے کے بعد میشو نے یہ ٹی شرٹ اپنے پلیٹ فارم سے ہٹا دیئے۔ میشو اور فلپ کارٹ کو اس کیلئے سوشل میڈیا پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بنگلور کی ایک ای کامرس کمپنی فلپ کارٹ اور میشو کو گینگسٹر لارنس بشنوئی کی تصاویر والا ٹی شرٹ فروخت کرنے کیلئے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اگرچہ کسی بھی گینگسٹر کی تصویر والا ٹی شرٹ فروخت کرنا متنازع ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ یہ مصنوعات بچوں کیلئے بھی دستیاب ہیں۔ صحافی علی شان جعفری، جنہوں نے اس مسئلے کو منظر عام پر لایا ہے، نے ''اسے آن لائن انتہا پسندی'' کی خراب ترین مثال قرار دیا ہے۔ جعفری نے اپنے ایکس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''لوگ فلپ کارٹ اور میشو جیسے شاپنگ پلیٹ فارمز پر گینگسٹر لارنس بشنوئی کی تصویروں والے ٹی شرٹ فروخت کر رہے ہیں۔ یہ ہندوستان میں آن لائن انتہا پسندی کی خراب ترین مثال ہے۔'' انہوں نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر فلپ کارٹ اور میشو پر لارنس بشنوئی کی تصویروں والے ٹی شرٹ فروخت ہونے کے اسکرین شارٹس بھی ڈالے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ ''اس وقت جب پولیس اور نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (اے این آئی) نوجوانوں کو اس گینگ میں شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے، سوشل میڈیا انفلوئنسرز گینگ کے مواد فروخت کر رہے ہیں، گینگسٹرز کی ستائش کر رہے ہیں اور پیسہ کما رہے ہیں۔ علی شان جعفری کی جانب سے شیئر کی گئی تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ متعدد اسکرین شارٹس میں ٹی شرٹ پر لارنس بشنوئی کی تصویریں بنی ہوئی ہیں جبکہ چند ٹی شرٹس پر لفظ ''گینگسٹر'' اور ''رئیل ہیرو'' بھی لکھا ہوا ہے۔ ان ٹی شرٹس کو فلپ کارڈ اور میشو پر ۱۶۸ روپے کی قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر نشانہ بنائے جانے کے باوجود میشو نے لارنس بشنوئی کی تصویروں والے ٹی شرٹ اپنے پلیٹ فارم سے ہٹا دیئے ہیں۔

بے خوف، شفاف اور غیر جانبدارانہ ماحول میں انتخابی عمل مکمل کریں

انتخابی مبصر ملیکا سریش کی ہدایات

بیڑ (پریس نوٹ): بیڑ ضلع کے تمام چھ اسمبلی حلقوں میں بے خوف، شفاف اور غیر جانبدارانہ ماحول میں انتخابی عمل مکمل کرنے کی ہدایات انتخابی مبصر (پولیس) ملیکا سریش (آئی پی ایس) نے آج انتخابی عمل میں شامل تمام پولیس افسران اور نوڈل افسران کو دیں۔ اس موقع پر گیورائی اور مجلگاؤں کے انتخابی مبصر (جنرل) لالتاپوی وونگچونگ اور کیج-پرلی کے انتخابی مبصر (جنرل) سنیل آنچپیکا بھی موجود تھے۔ قانون اور امن و امان کے حوالے سے ایک جائزہ میٹنگ انتخابی مبصر کی زیر صدارت منعقد ہوئی، جس میں ضلع بیڑ کے تمام چھ اسمبلی حلقوں کے پولیس محکمے کے سینئر افسران اور نوڈل افسران شریک ہوئے۔ ضلع انتخابی افسر اور کلکٹر اویناش پاٹھک، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش بارگال، قائم مقام ایڈیشنل ضلع کلکٹر شیوکمار سوامی، ضلع پریشد کے ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر واسودیو سولنکے، ڈپٹی ضلع انتخابی افسر مہندر کمار کامبلے، ڈپٹی کلکٹر شیلیش سوریونشی، ٹرینی اسسٹنٹ کلکٹر محترمہ ارپیتا ٹھوبے (آئی اے ایس)، بیڑ کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سچن پانڈکر، امباجوگئی کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس چیتنا تڈکے، ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر گیانوابا موکاٹے، چندر شیکھر کیکانے، ضلع ڈپٹی رجسٹرار سمرتی جادھو، ضلع کے تمام پولیس اسٹیشنز کے انچارج، دیگر تمام محکموں کے نوڈل افسران اور سینئر پولیس افسران بھی موجود تھے۔ ضلع انتخابی افسر مسٹر پاٹھک نے انتخابی مبصر کو ضلع کی جغرافیائی صورتحال اور انتظامیہ کی جانب سے کی گئی تیاریوں کے بارے میں تفصیلی معلومات پیش کیں۔ ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر بارگال نے انتخابی مبصر کو حلقہ وار پولنگ اسٹیشنز، پولنگ اسٹیشنز پر پولیس انتظامات، دستیاب افرادی قوت، انتخابی عمل کے دوران ضروری حفاظتی اقدامات، عمل در آمد اور ضلع میں امن و امان کی صورتحال کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ قائم مقام ایڈیشنل ضلع کلکٹر مسٹر سوامی نے بھی ضلع انتظامیہ کی جانب سے کی گئی تمام کارروائیوں سے متعلق آگاہی دی۔ پولیس محکمے کے سینئر افسران نے بھی انتخابی مبصر کو محکمہ پولیس کی طرف سے کیے گئے اور جاری اقدامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔

مومن عبدالشافع آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے نائب صدر

بیڑ (نامہ نگار) ادویات کے نامور تاجر و سوشل ورکر مومن عبدالشافع کو مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے ضلع نائب صدر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ اس کا تقرر نامہ قومی صدر شبیر انصاری نے تفویض کیا اس موقع پر ضلع صدر حاجی شیخ ذاکر، عبدالخالد رؤف عرفان قریشی، کلام سیٹھ، رفیق نایاب، مولانا اقبال قریشی و دیگر او بی سی برادری کے عہدے داران موجود تھے۔

وقف کمیٹی میں من مانی، اپوزیشن برہم، علاحدگی کی دھمکی

وقف ترمیمی بل پر نظر ثانی کیلئے بنائی گئی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے اراکین نے کمیٹی کے چیئرمین جگدمبیکا پال پر من مانی اور یکطرفہ فیصلوں کا الزام لگاتے ہوئے مجبوراً کمیٹی سے علاحدہ ہو جانے کی دھمکی دی ہے۔ اپوزیشن کے اراکین نے اس سلسلے میں ایک شکایتی لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو روانہ کیا ہے جس میں متنبہ کیا گیا ہے کہ انہیں اس قدر مجبور کیا جا رہا ہے کہ ان کے پاس کمیٹی سے علاحدہ ہونے کے علاوہ کوئی متبادل نہیں بچے گا۔ امید ہے کہ مذکورہ اراکین اس سلسلے میں منگل کو اسپیکر سے بالمشافہ ملاقات کر کے انہیں صورتحال سے آگاہ کریں گے۔ اپوزیشن کے اراکین کا الزام ہے کہ کمیٹی کے چیئرمین، اراکین کو ''تیاری کا مناسب وقت'' دیئے بغیر یکطرفہ طور پر اپنے فیصلے تھوپ رہے ہیں اور کمیٹی کی کارروائی پر ''بلڈوزر'' چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شندے گروپ کے مزید ۳ امیدوار لاپتہ، پرچہ واپس لینے کا دباؤ!

مہایوتی میں اس وقت باغی امیدواروں کے غائب ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سے پہلے پال گھر سے شیوسینا (شندے) کے باغی لیڈر شرینواس وانگا غائب ہو گئے تھے۔ وہ ۳۶ گھنٹوں کے بعد لوٹے اور اپنے اہل خانہ کو لے کر کہیں چلے گئے۔ اسکے بعد کسی کو نہیں معلوم کے وہ کہاں گئے۔ ان کا فون بند بتایا جا رہا ہے۔ ان کے گھر کے باہر پولیس کا پہرہ ہے۔ اسی ضلع میں بوئسر حلقے سے فارم بھرنے والے امیدوار بھی لاپتہ بتائے جاتے ہیں۔ ان سے بھی کسی کا رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ ابھی سیاسی حلقوں میں ان دونوں کے تعلق سے چہ میگوئیاں ہو ہی رہی تھیں کہ وکرم گڑھ اسمبلی حلقے سے پرچہ داخل کرنے والے شیوسینا (شندے) کے امیدوار پرکاش نکم بھی ناٹ ریچ ایبل ہو گئے۔ پرکاش نکم پال گھر ضلع پریشد کے صدر ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ غائب ہونے والا ہر امیدوار شیوسینا (شندے) سے تعلق رکھتا ہے۔ پال گھر کی طرح ناسک ضلع سے بھی ۲ امیدوار غائب ہیں۔

ناسک کے ڈنڈوری حلقے سے شیوسینا (شندے) کے امیدوار دھن راج مہالے اور دیولالی سے راج شری اہیر راؤ غائب ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان دونوں کو امیدوار بنانے کیلئے ایکناتھ شندے نے آخری وقت میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے اے بی فارم بھیجا تھا جس پر چھگن بھجبل نے ناراضگی بھی ظاہر کی تھی لیکن ممبئی میں میٹنگ ہونے کے بعد پارٹی اعلیٰ کمان نے انہیں اپنا نام واپس لینے کا حکم دیا۔ اس حکم کو بجا لانے کیلئے ان امیدواروں کو خود الیکشن کمیشن کے دفتر جانا ہوگا لیکن یہ دونوں غائب ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ پیر کو فارم واپس لینے کی آخری تاریخ تھی۔ ان امیدواروں کے غائب ہونے کا سبب یہی بتایا جا رہا ہے کہ یہ اپنا فارم واپس نہیں لینا چاہتے اور پارٹی اعلیٰ کمان کے دباؤ سے بچنے کیلئے غائب ہو

مجلس اتحاد المسلمین کے نائب صدر حبیب ملت اکبر الدین اویسی نے عام خاص کے تاریخی میدان پر عوام کے جم غفیر سے خطاب میں کہا کہ ہم مراٹھواڑہ کی ترقی کے لئے مراٹھوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ پہلے ہم متحد ہو جائیں اور آپسی ناراضگیوں کو ختم کر اس الیکشن میں بی جے پی آر ایس ایس کو اقتدار میں آنے سے روکیں۔

ایشین مائناریٹی یونیورسٹی شولاپور کے سنگ بنیاد کے موقع پر مولانا آزاد یونیورسٹی کے سینئر پروفیسر محمود صدیقی کے ساتھ ملاقات میں انہوں نے بیڑ کے وفد کو اس پروگرام میں شرکت پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایشین یونیورسٹی مراٹھواڑہ اور شولاپور کے طلباء کے لئے مستقبل میں ایک نعمت ثابت ہوگی اس وفد میں محب اردو حسین اختر، صحافی سراج آرزو، صفی انواری، قاضی مخدوم اور حیدرآباد کے صحافی ماجد صدیقی بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ محمود صدیقی مولانا آزاد یونیورسٹی حیدرآباد میں رجسٹرار ہیں۔

TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مثل آفتاب تھے حضرت ندیم الواجدی

تحریر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر سراج الدین ندوی

ڈاکٹر سراج الدین ندوی
چیرمین ملت اکیڈمی ۔ بجنور ، یوپی

آج جب میں یہ سطر لکھ رہا ہوں کہ ندیم الواجدی اس دنیا میں نہیں رہے تو میرا ہاتھ کانپ رہا ہے ، دل کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز ہورہی ہیں اور آنکھیں نم ہیں ۔سوچتا ہوں کہ دیوبند کی طرف کیسے رخ کروں کہ وہ شخصیت ہی اب دیوبند میں نہیں رہی جس کی محبت مجھے وہاں کے سفر پر مجبور کرتی تھی ۔کتنا پر کشش چہرہ تھا مرحوم کا جو دیکھتا تھا گرویدہ ہوجاتا تھا ۔زہدوتقویٰ کا نوران کی پیشانی پر چاند کے ہالہ کی طرح چمکتا تھا ۔خاندانی وضع داری ان کی ہر ادا سے ٹپکتی تھی ۔بات کرتے تھے تو پھول جھڑتے تھے ۔مسکراکر استقبال کرتے ،جب تک ساتھ بیٹھتے پوری توجہ دیتے تھے ،حسب حال ضیافت کرتے تھے ۔کوئی ان کے سامنے اپنا ذاتی مسئلہ رکھتا تواس کوحل کرنے کی حتی الوسع سعی کرتے ۔کتنے ہی بچوں کی مالی مدد کرتے تھے ۔الغرض اسلامی اخلاق کا پیکر تھے حضرت ندیم الواجدی مولانا ندیم الواجدی صاحب ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے ۔وہ عالم باعمل ،مثالی معلم ،بیباک صحافی ،ایک اچھے محقق اور صاحب طرز مصنف تھے ۔آپ نے نہ صرف دینی و علمی موضوعات پر قلم اٹھایا بلکہ جدید زمانے کے اموروسائل بھی آپ کے زیر قلم آئے ۔آپ کے مضامین و مقالات نہ صرف مختلف رسائل وجرائداور اخبارات میں شائع ہوئے بلکہ آپ کے قلم سے عالمانہ ومحققانہ وقار کی حامل کتب بھی منظر عام پر آئیں ۔ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا اردو اخبار ہو،آپ کی تحریریں جس کی زینت نہ بنی ہوں ۔آپ نے اپنا بھی ایک رسالہ ’’ترجمان دیوبند‘‘ کےعنوان سے جاری کیا۔

آپ کا انداز تحریر دل نشیں تھا۔علمی و تحقیقی کتب میں آپ نے اس بات کا خیال رکھا کہ اس کی زبان اور انداز تحریر عالمانہ اور محققانہ ہو،بچوں کے لیے جو نگارشات آپ کے قلم سے منصۂ شہود پر آئیں ان میں آپ نے تسہیل کا خیال رکھا اور صحافتی انداز کے مضامین میں آپ کی تحریروں کا مطمح نظر یہ تھا کہ :’’شاید کے اتر جائے ترے دل میں مری بات‘‘۔آپ نہ صرف ایک کامیاب مصنف اور قلم کار تھے بلکہ مصنف ساز بھی تھے ۔دارالعلوم کے درجنوں طلبہ کوآپ نے مضمون نگاری اور ترجمہ نگاری کی طرف متوجہ کیا ۔کئی باصلاحیت طلبہ سے آپ نے علمی وتحقیقی کام کرایا۔

مولانا ندیم الواجدیؒ 23 جولائی 1954 کو دیوبند میں پیدا ہوئے اورعمرعزیز کی ستر بہاریں دیکھ کر 14اکتوبر2024 کو امریکہ میں انتقال کرگئے۔ان کے والدمولانا واجدحسین قاسمیؒ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے شیخ الحدیث تھے ۔آپ کے دادا بھی معتبر عالم دین تھے اور جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد میں شیخ الحدیث تھے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا خانوادہ نہ صرف دیندار تھا بلکہ علم دین سے بھی مالا مال تھا۔آپ کے جدامجد تقریباً ڈیڑھ صدی قبل ضلع بجنور سے دیوبند منتقل ہوگئے تھے ۔آپ کا اصل نام ’واصف حسین‘ تھا جو اس وقت کے عظیم عالم دین، مجاہد آزادی ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ نے رکھا تھا۔جس پودے کو جیسا مالی ملتاہے اور جس طرح کی فضا میسر آتی ہے وہ اسی طرح پھلتا پھولتا ہے ۔سرزمین دیوبند کی دینی وعلمی فضا اور متبحر علمائے دین کی تربیت آپ کو میسر ہوئی۔ چنانچہ آپ خود بھی باکمال عالم ہوئے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم دیوبند کی علمی فضاؤں میں ہوئی ۔اس کے بعد آپ دادا کی سرپرستی میں چلے گئے اور جلال آباد رہ کر حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ،یہاں پرآپ نے عربی سوم تک تعلیم پائی ۔اس کے بعد آپ نے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا او1974 میں دورہ حدیث کی سند حاصل کی ۔یہ وہ زمانہ تھا جب دارالعلوم میں اس وقت کے نامور اساتذہ اپنے فیض علم کے دریا بہا رہے تھے ۔دورہ حدیث سے فراغت کے بعد آپ نے عربی زبان و ادب کی طرف رخ کیا اور اپنے زمانے کے عربی ادیب، القاموس الجدید ودیگر درجن بھرعربی کتب کے مصنف حضرت مولانا وحیدالزماں کیرانوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیااورعربی ادب میں تخصص کی ڈگری حاصل کی ۔جسے ہم پی ایچ ڈی کہہ سکتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہونے کے بعد آپ کوفکر معاش ہوئی ۔اس کے لیے آپ نے مدرسہ عربیہ رحمانیہ حیدرآباد کا رخ کیا۔ابھی وہاں کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ دارالعلوم کےصد سالہ اجلاس کا وقت آن پہنچا اور اس کی بعض ذمہ داریاں آپ کے سپرد کی گئیں ۔اجلاس کے بعد آپ کی صلاحیتوں کے پیش نظر دارالعلوم کے شعبہ تصنیف وتالیف نے آپ کی خدمات حاصل کرلیں ۔اس شعبہ میں آپ نے دوسال گزارے اس دوران کئی اہم تصانیف منظر عام پر آئیں ۔اس کے بعدآپ نے آزاد ذریعہ معاش کی منصوبہ بندی کی ۔اس کے تحت دارالعلوم کے نزدیک ہی جو بازار ہے اس میں ’’دارالکتاب‘‘ کے نام سے ایک مکتبہ قائم کیا ۔آپ کے کتب خانہ میں درسی کتب کے علاوہ دیگر موضوعات پر بڑی وقیع کتب موجود رہتیں ۔اسی کے ساتھ آپ نے خود درجنوں کتب تحریر کیں اور انھیں اپنے مکتبہ سے شائع کیا ۔چند برسوں میں ہی ’’دارالکتاب‘‘ اردو دنیا کا معتبر دارالاشاعت شمار ہونے لگا۔ امام محمد غزالی کی عظیم تصنیف ،شہرہ آفاق کتاب احیاء العلوم کا بے مثال اردو ترجمہ ’احیاء العلوم الدین‘ کے نام سے ۴ جلدوں میں آپ ہی نے شائع کیا۔اس کے علاوہ رشحات قلم ، قیامت کی نشانیاں ،اور مولانا وحیدالدین خاں کے نظریات ،لہو پکارے گا آستین کا ،پھرسوئے حرم چل، ہندوستان کا تازہ سفر، ملت اسلامیہ کا دھڑکتا دل ، جدید عربی، معلم العربیہ، التعبیر ات المختارہ، سمیت درجنوں کتابیں نہ صرف مقبول ہوئیں ، بلکہ کئی کتب کو بہت مدارس نے اپنی درسیات میں شامل کیا گیا۔

مولانا ندیم الواجدیؒ مسلکی اعتبار سے اگر چہ مسلک دیوبند پر قائم تھے ،مگروہ توسع پسند تھے ۔ہمیں ان کی تحریریں امت میں اتحاد کی راہیں تلاش کرتی ہوئی نظر آتی ہیں ۔چنانچہ وہ تمام جماعتوں سے رابطہ رکھتے تھے اور ہرجگہ پسند کیے جاتے تھے ۔وہ اسلام کے داعی تھے نہ کہ مسلک کے ۔وہ حق پرست تھے اور سچائی کا جرات مندانہ اظہار بھی کرتے تھے ۔وہ حکمت ومصلحت کی آڑ میں باطل سے مداہنت کے روادار ہرگز نہ تھے۔

میرا ان سے تقریباً تیس سال پرانا تعلق تھا ۔ان سے درجنوں ملاقاتیں رہیں ۔وہ ایک بار جامعۃ الفیصل تاج پور بجنور میں منعقدہ ایک سمینار میں تشریف لائے تھے جو ت’’ دینی تعلیمی ادارے اور عصری آگئی‘‘ کے موضوع پر منعقد ہوا تھا ۔ہمارے ادارے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے ۔میری تصنیفات کوقدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔جب میں نے اپنے اساتذہ اور مشاہیر علماء کے حالات زندگی قلم بند کیے ۔اوران کوایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔جس کا نام میں نے’’جواکثریادآتے ہیں‘‘ رکھا تو نہایت مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اس نسخہ کوآپ دارالکتاب سے شائع کروائیں ۔چنانچہ میں نے انھیں اجازت دے دی اور آج وہ کتاب دارالکتاب پر موجود ہے۔

کسے معلوم تھا کہ موصوف بغرض علاج امریکہ جائیں گے اور وہیں سے دارالبقاء کوچ کرجائیں گے۔ 26رستمبر 2024 کو دل کا دورہ پڑااور داخل اسپتال کیے گئے ۔چار اکتوبرکوڈاکٹروں کے مشوروں کے بعد اوپن ہارٹ سرجی کی گئی ۔سرجری کے بعد حالات بہتر محسوس ہوئے ۔لیکن 13راکتوبر2024 کواچانک طبیعت بگڑنے لگی اور 14ر اکتوبر2024 کو مالک حقیقی کی جانب سے بلاوا آگیا ۔ساری زندگی اللہ کی اطاعت کرنے والے بندے نے مالک کی پکار پر لبیک کہا اورخوشی خوشی اپنی جان فرشتوں کے حوالہ کردی ۔رب کی اطاعت میں اس نے ایک لحہ کوبھی یہ نہیں سوچا کہ وطن میں کتنی آنکھیں اس کے آخری دیدار کو ترس رہی ہوں گی ۔ندیم الواجدی نے اپنا گھر ضرور دیوبند میں بنایا تھا مگر ان کا اصل مسکن تو لوگوں کا دل تھا اور جودل میں رہتا ہے اس پراس بات کا کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کےجسم کوقبرکہاں نصیب ہوتی ہے ۔اس کے مداح اس کی زیارت اپنے دل کی طرف گردن جھکا کر کرلیتے ہیں ۔ندیم الواجدی کی وفات نے دیوبند سمیت تمام علمی حلقوں کو سوگوار کردیا ۔ندیم الواجدی مثل آفتاب تھے ،جو مشرق سےطلوع ہوئے اورمغرب میں چھپ گئے ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے ۔آمین

خورشید کی مثال تھے حضرت ندیم الواجدی
مشرق سے جوطلوع ہوامغرب میں چھپ گیا

مغرب میں بڑھتی عدم برداشت، انسانی حقوق اور بنیادی وجود کیلئے خطرہ

تحریر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمرا قریشی

حمرا قریشی

اسرائیلی فوج کی جانب سے مشرق وسطیٰ میں مسلسل بمباری اور ہلاکتیں بڑھتی جارہی ہیں۔ متاثرہ ممالک کی شہری آبادی خوف اور تباہی کے ماحول میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اس تباہی کے اثرات ہمارے ملک ہندوستان پر بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔ روزگار اور ملازمت کے مواقع، تجارت و کاروبار، سیاحت، اور تعلیمی سمیناروں و میٹنگوں میں ماہرین کی شرکت جیسے شعبے بھی موجودہ حالات کی وجہ سے متاثر ہورہے ہیں۔

90 کی دہائی میں جب امریکہ نے عراق میں دراندازی کی، تب سے ہی ملک میں تبدیلی کومحسوس کیا جاسکتا ہے۔ عراق میں امریکی حملہ سے قبل ہندوستان میں عراقی سفارت خانہ (جو اُس وقت نئی دہلی کے بھیڑ بھاڑ والے علاقہ جور باغ میں تھا) ’زندہ‘ تھا۔ اس سفارت خانہ میں 40 سے زائد عراقی سفر تھے اور چہل پہل سے ماحول گلزار تھا۔ جونیئر ملازمین بھی یہاں موجود تھے جن کی تعداد تقریباً دوگنی تھی۔ 90 کی دہائی میں جب ’سبھی جنگوں کی ماں‘ یعنی امریکہ-عراق جنگ عروج پر تھی تو میں ہندوستان میں اُس وقت کے عراقی سفیر کا انٹرویو لینے کے لیے کئی مواقع پر عراقی سفارت خانہ گئی تھی۔ میں نے وہاں بڑی تعداد میں جمع ہوئے سکھوں، مسلمانوں اور ہندوو ?ں سے ملاقات بھی کی تھی جو صدام حسین کے لیے حمایت کا اظہار کر رہے تھے۔ میں نے خود دیکھا کہ کئی ہندوستانی کنبے بڑے بڑے راشن کے کنٹینرز اور دوا کے ڈبے لے کر پہنچ رہے تھے اور گزارش کر رہے تھے کہ انھیں امریکیوں سے لڑرہے عراقی فوجیوں کو بھیجا جائے۔ مغربی پروپیگنڈہ کے مطابق صدام حسین ایک تاناشاہ تھا، لیکن نئی دہلی میں رہنے والے عراقی سفیر اس کے بالکل برعکس نظر ا?تے تھے۔ عراقی سفیر اور ان کے کنبے وقت سے بہت ا? گے محسوس ہوتے تھے۔ یہ سفیر اور ان کے رشتہ دار تعلیم یافتہ ،خوش لباس بلکہ مغربی لباس زیب تن کیے ہوئے اور بیشتر روانی کے ساتھ انگریزی بھی بولتے تھے۔ مجھے اُس وقت کے عراقی سفیروں کے ذریعہ پرتھوی راج روڈ پر ان کے سرکاری بنگلے (جو پنڈت جواہر لال نہرو نے 1950 کی دہائی میں ہندوستان میں تعینات پہلے عراقی سفیر کو بطور تحفہ دیا تھا) پر منعقد استقبالیہ تقریب اچھی طرح یاد ہے۔ وہ استقبالیہ تقریب تب تک جاری رہا جب تک عراق حقیقی معنوں میں عراق نہیں بن گیا۔ یہ 17 جولائی کی بات ہے جب عراق کے ’نیشنل ڈے‘ کے موقع پر عراقی دانشوروں، صحافیوں اور مصنفین کے علاوہ عراق کے کئی شہروں سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ افسران کے ساتھ کئی استقبالیہ تقاریب منعقد کیے گئے۔ بے شک یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب امریکہ اور اس کے دوست ممالک کی افواج نے ’بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے اسلحوں کی تلاش‘ کے بہانے عراق میں دراندازی کی اور اسے برباد کر دیا، لیکن وہ کوئی اسلحہ تلاش نہیں کر پائے۔ اس کی جگہ انھوں نے اس زمین، اس کے بنیادی ڈھانچے، اس کے لوگوں اور ایک قدیم ثقافت کو تباہ کردیا۔

ہندوستان میں عرب سفیروں کے ذریعہ 90 کی دہائی میں منعقد کی گئی ثقافتی شاموں کی یادیں اب بھی تازہ ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے پہلی بار جب قطر کے اُس وقت کے سفیر برائے ہندوستان ڈاکٹر حسن النعمہ کی رہائش پر ’دھروپد کنسرٹ‘ میں شرکت کی تھی۔ وہ ان شائستہ سفیروں میں سے ایک تھے جنھوں نے اس روایتی ’بیٹھک انداز‘ میں کلاسیکی موسیقی کی شاموں کی میزبانی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ لبنان، عراق، لیبیا، اردن اور الجیریا کے سفیر بھی اپنی رہائش گاہوں اور سفارت خانوں پر باہمی ملاقاتوں کی میزبانی کرتے تھے۔ آج مجھے پوری طرح یقین نہیں کہ نئی دہلی میں عرب لیگ کا دفتر اب بھی اس ا? ب وتاب کے ساتھ کام کرتا ہے یا نہیں۔ ا? خر کار مشرق وسطیٰ اور مغربی ایشیائی ممالک کی انتہائی تابندہ اور پرجوش طاقت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان میں سے کئی ممالک مختلف محاذوں پر لڑ رہے ہیں۔ یہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ہتھکنڈوں وحکمت عملیوں سے تباہ ہورہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی خانہ جنگی جیسی صورت حال پیدا کرنے کی پرانی مغربی سازش کا استعمال کر رہے ہیں، اور اس کے ساتھ ہی وہ حکومت کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں!

ہم ہندوستانیوں کے لیے حالات کو مزید پیچیدہ بنانے والی بات یہ ہے کہ ہندوستان کا اسرائیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف جھکاو? ہے۔ اسرائیل کے تئیں یہ جھکاو? 2014 سے ہی واضح تھا، جو 2017 کی گرمیوں (یعنی جولائی) میں مزید واضح ہوگیا جب ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے اسرائیل کا اپنا پہلا دورہ کیا تھا۔

یہ جواہر لال نہرو اور اندرا گاندھی کے دور میں اختیار کیے جانے والے رخ سے بہت مختلف تھا۔ درحقیقت مغربی ایشیا کے تئیں جواہر لال نہرو کی دور اندیشی اور پالیسیوں نے عرب ممالک کو ہندوستان سے قریب کردیا تھا۔ وہ فلسطین سے متعلق اپنے رخ کے بارے میں بہت واضح تھے، اور اس کے ساتھ ہی انھوں نے عرب ومغربی ایشیائی ممالک کو ہندوستان کا مضبوط اتحادی بنا دیا تھا۔ ا? ج نہرو نہیں ہیں اور مشرق وسطیٰ کے ساتھ روابط کا نام ونشان بھی نظر نہیں ا? تا۔ میں نے ہندوستان میں فلسطینی سفیروں کی پریس کانفرنس میں شرکت کی ہے اور ہندوستانی عوام کے درمیان ان کے ذریعہ پیدا کیے گئے جذبات کو بھی دیکھا ہے۔ مجھے وہ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کا اندرا گاندھی کو گرمجوشی سے گلے لگانا یاد ہے، جب اندرا نے نئی دہلی میں ان کے لیے ایک عالیشان استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا تھا۔

آج یہ سب کچھ تاریخ بن چکا ہے، کیونکہ بدلتے عالمی نظام میں تشویش ناک حالات پیدا ہورہے ہیں۔ ایسے حالات جہاں انسانی زندگی، حتیٰ کہ بنیادی وجود کے لیے بھی کوئی فکر نہیں ہے۔ خطہ عرب پر موجودہ اسرائیلی جنگ کا ایک بڑا منفی اثر نوجوانوں کے مستقبل پر پڑا ہے۔

سیاسی جنگوں اور خانہ جنگی کے شکار سینکڑوں و ہزاروں عرب بچے یا تو ہلاک ہو چکے ہیں، یا ہلاکت کے دہانے پر ہیں۔ جو بچے ہوئے ہیں، ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا ہم سب نے شامی، فلسطینی، یمنی بچوں اور ان کے کنبوں کی تصویریں یا ویڈیوز نہیں دیکھی ہیں جو انتہائی مایوسی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں۔ کئی لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی ،حتیٰ کہ کچھ لوگ یوروپ پہنچنے میں کامیاب بھی ہو گئے۔ لیکن انھیں غیر ملکی سمجھ کر کئی طرح کے القاب دے دیے گئے، مثلاً مشتبہ، درانداز، پناہ مانگنے والے بھکاری! یہ کتنا دردناک ہے کہ کئی بچے کسی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی جاں بحق ہو گئے۔ مہینوں تک میں شامی بچے ایلان کردی کی تصویر بھول نہیں پائی جو سمندر کے کنارے مردہ پڑا تھا۔ پناہ گزیں اس بچے کی معصومیت سینکڑوں پناہ گزینوں کے درد سے جڑی ہوئی ہے جو کسی نامعلوم مقام کی طرف بھاگ رہے تھے۔ اس نے پناہ لینے کی کوشش کر رہے لوگوں کی سنگین حقیقت کو سامنے لا دیا۔ یوروپی دایاں محاذ لابی نے راستے میں ا? کر سینکڑوں اور ہزاروں ایلان کردیوں کی قسمت پر تالا لگا دیا۔

اس سے پہلے کہ میں ایلان کردی کی موت سے باہر نکل پاتی، مجھے جس چیز نے پریشان کر دیا وہ تھی چار سالہ زخمی شامی بچے عمران دقنیش کی خوفناک تصویر۔ زندہ ہوتے ہوئے بھی وہ بے جان لگ رہا تھا۔ اس کا جسم خون اور دھول سے لپٹا ہوا تھا۔ وہ رو نہیں رہا تھا اور اس کی وجہ درد یا صدمہ تھی۔ اور پھر عمران کے بڑے بھائی دس سالہ علی دقنیش کی زخموں کی تاب نہ لانے کے سبب انتقال کی خبر ا? ئی۔ شام اور اس کے ا? س پاس بمباری اور بہت زیادہ تباہی کے سبب سینکڑوں بچے وان کے اہل خانہ ہلاک یا معذور ہو چکے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مغربی دنیا میں عدم برداشت کی سطح اتنی بڑھ گئی ہے کہ پناہ گزیں بچوں کو بھی ممکنہ خطرے کی شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ پناہ گزیں بچوں کی موت کا مذاق اڑانے والے ظالم کارٹونسٹ چارلی ہبدو جیسی فرانسیسی اشاعتوں نے شامی بچے ایلان کردی کی افسوسناک موت کا مذاق کیوں اڑایا! کیا یہ مذاق انتہائی بیہودہ اور بہت بے حسی والا نہیں تھا!

گرچہ آج تک عرب سرزمین سے پناہ کے متلاشی برصغیر کے اس حصے (ہندوستان) تک نہیں پہنچ پائے ہیں (غالباً جغرافیائی رکاوٹوں کی وجہ سے)، لیکن اگر وہ یہاں تک پہنچ پاتے ہیں تو انھیں مزید ایک تاریک حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس حقیقت کا سامنا کہ ا? ج ہندوستان میں سینکڑوں لوگ داخلی طور پر بے گھر ہیں۔ کئی قبیلے اور خاندان ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کو مجبور ہیں، کیونکہ اراضی اور سیاسی مافیا کمزور طبقات کو ہدف بنا رہے ہیں۔ انھیں اپنے ا? بائی گھروں کو چھوڑ کر بھاگنے اور اپنے ہی ملک میں پناہ گزینوں کی طرح زندگی گزارنے کو مجبور کر رہے ہیں۔

Editorial
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ہندو مسلم اتحاد کی عظیم علمبردار: بی بی امت السلام

برطانوی استعمار کے شکنجے سے چھٹکارے کے لیے جہاں مردوں نے بے شمار قربانیاں دیں، وہاں خواتین بھی کسی طرح پیچھے نہ رہیں۔ انہوں نے اپنی عیش وعشرت، خانگی زندگی کی تمام راحتوں اور پردے کوترک کر کے کانٹوں بھری راہوں کا انتخاب کیا اور سماجی بندشوں کو توڑ کر دلیری، خود اعتمادی، ثابت قدمی اور فہم وفراست سے ایسی خدمات انجام دیں جو تاریخ ہند میں آب زر سے لکھنے کے مستحق ہیں۔ ایسی ایک عظیم ہستی بی بی امت السلام ہیں، جو ایک متحرک سماجی کارکن اور موہن داس کرم چند گاندھی کی سچی پیروکار تھیں۔ انہوں نے آخری سانس تک گنگا جمنی تہذیب، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور گاندھیائی نظریات کی پیروی کی۔ بی بی امت السلام پٹیالہ کے ایک محبّ وطن زمیندار، کرنل محمد عبدالمجید خان اور امتہ الرحمٰن کی بیٹی تھیں۔ بی بی امت السلام نے مروجہ دستور کے مطابق گھر پر ہی تیرہ سال کی عمر میں قرآن مجید مع ترجمہ اور چند مذہبی کتابیں پڑھیں۔ وہ نوعمری سے ہی تحریکِ آزادی کی طرف راغب ہوگئی تھیں۔ ان کے بڑے بھائی عبدالرشید، جو ضلع کانگرس کمیٹی کے صدر تھے، نے 1922ء میں چھ ماہ کی قید کاٹی۔ اسی اثنا میں بی بی امت السلام نے برقعہ پہن کر انبالہ میں گلی گلی کھادی کی تبلیغ اور فروخت شروع کر دی۔ 25 برس کی عمر میں تحریک ستیہ گرہ سے منسلک ہوگئیں۔ اسی دوران اپنے بھائی کی لائبریری میں موجود باپو کی خودنوشت سوانح عمری پڑھ کر اتنا متاثر ہوئیں کہ انہوں نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں دیر نہیں کی۔ بی بی امت السلام نے بھائیوں سے کہا کہ "میں سابرمتی آشرم جانا چاہتی ہوں" تو انہوں نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا۔ بعد ازاں آشرم کو خط لکھا اور بطور مہمان سابرمتی آشرم آنے کی اجازت ملی، مگر وہاں جا کر وہ اس کا ایک اہم حصہ بن گئیں۔ جہاں انہوں نے زندگی کے نصب العین کے لیے کافی غور وخوض کے بعد ’ہندو مسلم اتحاد‘ کا انتخاب کیا۔ اس فیصلے کی بابائے قوم مہاتما گاندھی نے بھی تائید کی۔ بی بی امت السلام جہاں بھی فرقہ وارانہ فسادات کی خبریں سنتیں، فی الفور وہاں امن و امان قائم کرنے کے لیے پہنچ جاتیں۔ انہوں نے 1940 میں سندھ میں رونما ہونے والے فرقہ وارانہ جھگڑوں کو روکنے کے لیے رخت سفر باندھا، جس کے ضمن میں گاندھی جی نے آنند ٹی ہنگورانی کو 6 نومبر کو یوں خط لکھا کہ ’’امت السلام بہن سندھ میں ہونے والے قتل وغارت گری کے سدباب کے لیے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر سندھ جا رہی ہیں اور وہاں چند مسلم دوستوں سے ملاقات کریں گی۔ نیز حاجی سر عبداللہ ہارون سے اپنے کام میں معاونت کرنے کی التجا کریں گی۔ تمہیں اس کی ہر ممکن اعانت کرنی ہے۔‘‘ بی بی امت السلام گھوڑے پر سوار ہو کر گھنے جنگلات سے گزرتے ہوئے فساد زدہ علاقوں میں پہنچیں اور فسادات روکنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جب تقسیم ہند کے دوران ملک بھیانک فرقہ وارانہ تشدد کے سیلاب کی زد میں آیا تو امت السلام نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے انتھک کام کیا۔ انہوں نے متعدد مواقع پر کلکتہ، دہلی اور دکن کے حساس علاقوں میں جا کر اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وہ مہاتما گاندھی کے ساتھ نواکھلی گئیں اور خطے میں امن قائم کرنے کے لیے 25 دن روزے رکھے۔ تقسیم ہند کے بعد انہوں نے راجپورہ، پنجاب میں ایک آشرم، کستوربا سیوا مندر قائم کیا اور اپنی تمام جائیداد اس کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے راجپورہ سے ایک اردو اخبار ’ہندوستان‘ بھی شائع کیا۔ مہاتما گاندھی نے امت السلام کا خیال اپنی بیٹی کی طرح رکھا۔ ان کے تئیں باپو کی شفقت کا اظہار یکم مئی 1937ء کو لکھے گئے مکتوب سے ہوتا ہے، جس میں باپو نے انہیں ’بی بی جان پیاری بیٹی امت السلام‘ کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ اپنی صحت سے بے پروا، محبّ وطن امت السلام ملک وقوم کی بے لوث خدمات کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک چکی تھیں، لہٰذا مسلسل جہد وجہد کے بعد 29 اکتوبر 1985ء کو ابدی نیند سو گئیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ بیشتر ہندوستانی بی بی امت السلام کی بے لوث جانفشانیوں کے بارے میں تو کیا، ان کے نام تک سے واقف نہیں ہیں۔

بشکریہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاہد صدیقی علیگ

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کجریوال کا بھاجپا پر نشانہ، کہا، بھاجپا کو ووٹ دیا تو دہلی کو یو پی۔ بہار بنا دیں گے

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ

اروند کجریوال نے ماڈل ٹاؤن میں پدیاترا نکالی۔ بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے گزشتہ 6 ماہ سے دہلی کا کام ہی روک رکھا ہے۔ لیکن جیل سے باہر آتے ہی میں نے سارا کام کرلیا۔ اروند کجریوال نے کہا کہ بی جے پی نہیں چاہتی کہ دہلی والوں کا کام ہو۔ مرکزی حکومت دہلی میں بیٹھی ہے۔ ان کے پاس بے شمار پیسے ہیں لیکن ایک کام بتائیں جو بی جے پی نے کیا ہے۔ اگر بی جے پی چاہتی تو دہلی کو جنت بنا سکتی تھی لیکن انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ سابق وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے کہا کہ دہلی کے ساتوں ارکان پارلیمنٹ بی جے پی کے ہیں اور وہ بھی کوئی کام نہیں کرتے۔ اگر آپ نے غلطی سے بی جے پی کو ووٹ دیا تو یہ لوگ دہلی کو یو پی اور بہار میں بدل کر رکھ دیں گے۔ انہوں نے یو پی اور بہار کی زندگی برباد کردی ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں 6 ماہ جیل میں تھا، اس وقت ایل جی کی حکومت تھی، اگر بی جے پی اور ایل جی چاہتے تو 6 ماہ میں آپ کے لیے اچھا کام کرسکتے تھے لیکن انہوں نے آپ کے کام روکنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ آپ فکر نہ کریں میں آگیا ہوں، گٹروں کی صفائی شروع ہونے والی ہے، جہاں گندا پانی تھا، 1000-1000 روپے بہت جلد ماؤں کے اکاؤنٹس میں دے دوں گا، میں انتظام کررہا ہوں۔ پدیاترا کے دوران، انہوں نے کہا کہ انتخابات میں ووٹ کس کو ملنا چاہیے، جس نے کام کیا یا جس نے کام روکا، ہماری دہلی میں 10 سال حکومت رہی، ہم نے 24 گھنٹے بجلی فراہم کی، مفت بجلی۔ پانی کے بل کم کردیے ہیں جیسے ہی حکومت بنتی ہے پانی کے بل معاف کردوں گا۔

اسرائیل کیخلاف ایران کا ردعمل سخت اور پیچیدہ ہوگا، سفارت کاروں کا انکشاف

تہران (آئی این ایس انڈیا) ایران گذشتہ ماہ 26 اکتوبر کو ہونے والے اسرائیلی حملے کا جواب زیادہ طاقت ور وار ہیڈز کے ذریعے دینے کی منصوبہ بندی کررہا ہے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق یہ بات کئی سفارت کاروں نے بتائی ہے۔ سفارت کاروں نے واضح کیا کہ ایرانی جواب میزائلوں اور ڈرون طیاروں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ وہ زیادہ طاقت ور وار ہیڈز کا استعمال کرے گا۔ ایرانی ذمے داران کا کہنا ہے کہ ان کے ملک نے واضح کیا ہے کہ جوابی کارروائی میں روایتی فوج شریک ہوگی کیوں کہ اسرائیلی حملے میں چار ایرانی فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے تھے۔ ایک مصری ذمے دار نے انکشاف کیا ہے کہ ایران نے خاص طور پر بھرپور اور پیچیدہ ردعمل سے خبردار کیا ہے۔ ایک ایرانی ذمے دار کے مطابق ایران جوابی کارروائی کے ایک حصے کے طور پر عراقی سرزمین کا استعمال کرسکتا ہے۔ غالب گمان ہے کہ اسرائیلی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا جائے گا مگر گذشتہ بار سے زیادہ جارحیت کے ساتھ۔ ایرانی ذمے دار کا کہنا ہے کہ تہران اپنے حملے کے ذریعے امریکی صدارتی انتخابات پر اثر انداز نہیں ہونا چاہتا ہے لہذا جوابی کارروائی منگل کے بعد کی جاسکتی ہے۔ امریکی انٹیلی جنس کے مطابق یہ بات معروف ہے کہ ایران کملا ہیرس کو ڈونلڈ ٹرمپ پر ترجیح دیتا ہے۔ یاد رہے کہ امریکا ایران کو اسرائیل کے خلاف ردعمل سے خبردار کرچکا ہے۔ وہ واضح کرچکا ہے کہ ایران اس مرتبہ تل ابیب کو نشانہ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ ایرانی رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای نے ہفتے کے روز خبردار کیا تھا کہ ان کے ملک کا ردعمل سخت ہوگا۔ ادھر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے اتوار کے روز باور کراچکے ہیں کہ ان کا ملک اسرائیلی حملے کو بنا جواب دیے نہیں چھوڑ سکتا۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ ایران ابھی تک جوابی کارروائی کے طریقہ کار غور کررہا ہے۔ پزشکیان کے مطابق "غزہ اور لبنان میں فائر بندی کی صورت میں ہمارے جواب کی نوعیت اور شدت تبدیل ہوسکتی ہے۔

انروا کی کارروائیوں کو باقاعدہ کرنے والے معاہدے کی منسوخی: اقوام متحدہ

جینوا (آئی این ایس انڈیا) اسرائیل نے اقوام متحدہ کو باضابطہ طور پر مطلع کردیا ہے کہ وہ 1967 سے مرکزی امدادی تنظیم انروا سے تعلقات منظم کرنے والا معاہدہ منسوخ کر رہا ہے، یہ بات اسرائیل کی وزارت خارجہ نے پیر کو کہی۔ انروا مقبوضہ مغربی کنارے اور غزہ میں لاکھوں فلسطینیوں کو امداد اور تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ گذشتہ ماہ اسرائیلی پارلیمنٹ نے اس پر اسرائیل میں کام کرنے پر پابندی لگانے اور اسرائیلی حکام کو اس تنظیم کے ساتھ تعاون کرنے سے روکنے کا قانون منظور کیا۔ اسرائیل طویل عرصے سے 1948 میں قائم شدہ امدادی ایجنسی پر تنقید کرتا رہا ہے۔ یہ اس پر اسرائیل مخالف تعصب کا الزام لگاتا اور یہ کہتا ہے کہ یہ فلسطینیوں کو مستقل پناہ گزین کی حیثیت سے برقرار رکھ کر تنازعہ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس قانون سازی نے اقوام متحدہ اور اسرائیل کے کچھ مغربی اتحادیوں کو پریشان کردیا ہے جنہیں خدشہ ہے کہ اس سے غزہ میں پہلے ہی سنگین انسانی صورتِ حال مزید خراب ہوجائے گی۔ یہ پابندی فلسطینی علاقوں یا کسی اور جگہ پر نہیں لگائی گئی۔ اقوام متحدہ میں اسرائیل کے سفیر ڈینی ڈینن نے ایک بیان میں کہا کہ اقوام متحدہ کو پیش کردہ بہت زیادہ شواہد کے باوجود کہ کس طرح حماس نے انروا میں دراندازی کی، اقوام متحدہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے کچھ نہیں کیا۔ مغربی کنارہ اور غزہ دونوں بین الاقوامی قانون کے مطابق اسرائیل کی ریاست سے باہر سمجھے جاتے ہیں لیکن اسرائیلی قبضے میں ہیں۔ یہ قانون ان علاقوں میں انروا کی کارروائیوں کو براہِ راست غیر قانونی قرار نہیں دیتا؛ لیکن اس سے اِن علاقوں میں انروا کے کام کرنے کی صلاحیت بری طرح متا؟ثر ہوگی۔ اس بات نے امدادی گروپوں اور اسرائیل کے کئی شراکت داروں کو شدید پریشان کردیا ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے کہا کہ دیگر بین الاقوامی تنظیموں کی سرگرمیوں کو وسعت دی جائے گی اور انروا سے تعلق ختم کرنے اور اس کے متبادل کو فروغ دینے کے لیے تیاریاں کی جائیں گی۔

سیاحت کا فروغ، چین کے ویزا فری ممالک کی فہرست میں مزید 9 ملک شامل

بیجنگ (آئی این ایس انڈیا) چین نے ملک میں سیاحت اور بین الاقوامی تعلقات کی فروغ کے لیے ویزا فری ممالک کی فہرست میں مزید 9 ملک شامل کرلیے ہیں۔ ساؤتھ چائنہ مارننگ پوسٹ کے مطابق اب جنوبی کوریا، ناروے، فن لینڈ، سلوا کیا، ڈنمارک، آئس لینڈ، اندورا، موناکو اور لیکٹنسٹائن کے شہری چین میں بغیر ویزا کے داخل ہوسکیں گے۔ چین کی وزارت خارجہ کے مطابق 8 نومبر سے ان ممالک کے شہری کاروبار، سیاحت، خاندان کے لوگوں سے ملاقات یا ٹرانزٹ کے لیے چین میں ویزا کے بغیر داخل ہوسکیں گے۔ یہ پالیسی اگلے سال کے آخر تک نافذ رہے گی جس کے بعد چین کی ویزا فری فہرست میں کل ممالک کی تعداد 25 ہوجائے گی۔ چین کورونا وبا کے بعد گزشتہ سال سے غیر ملکی شہریوں پر عائد سفری پابندیوں میں نرمی کررہا ہے تاکہ ملک کی معیشت مثبت رجحان آئے اور امریکہ، یورپ اور ایشیائی ممالک کے ساتھ تناؤ کم کیا جاسکے۔ اس سے قبل فرانس اور جرمنی سمیت 16 ممالک کے شہریوں کو کاروبار، سیاحت، فیملی وزٹ اور ٹرانزٹ کے لیے 15 دن تک بغیر ویزے کے چین میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔ دوسری جانب امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ سمیت مزید 54 ممالک کے شہریوں کو چین کی 37 داخلی بندرگاہوں میں سے کسی ایک کے ذریعے ملک میں داخل ہونے اور بغیر ویزا کے 72 یا 144 گھنٹے تک قیام کرنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ ان کے پاس کسی دوسرے ملک کا آن ورڈ ٹکٹ موجود ہو۔ نیشنل امیگریشن ایڈمنسٹریشن کے مطابق، سال کی پہلی ششماہی میں، ایک کروڑ 40 لاکھ سے زائد غیر ملکیوں نے چین کا دورہ کیا، جو کہ سال بہ سال 152 فیصد کا اضافہ ہے۔

سنسکرت کے اسکالر اونمپلی فیضی اسلامی اکیڈمی میں ویدانت اور قرآن پڑھاتے ہیں

تھریسور۔ (کیرلہ)۔ ایم این این۔ پورے ملک میں جماعت یا دیگر مسلم اداروں کے زیر انتظام بہت سے تعلیمی ادارے ہیں۔ وہ اسلامی صحیفے، اسلامی قوانین، حدیث وغیرہ پڑھانے کے لیے اپنا کام کرتے ہیں۔ کیرالہ میں تھریسور میں اکیڈمی آف شریعت اینڈ ایڈوانسڈ اسٹڈیز (ASAS) تاہم کچھ مختلف ہے کیونکہ اس کے پرنسپل سری سنکارا یونیورسٹی کالاڈی (آدی سنکراچاریہ کی جائے پیدائش) سے سنسکرت کے اسکالر ہیں اور یہ سنسکرت اور اسلامی نصوص کے ساتھ اس کے طلباء کو ویدانتک متن بھی پڑھاتا ہے۔ آٹھ سال قبل صوفی سنی مسلم اسکالرز کی ایک باڈی سمستھا نے شروع کیا تھا، اور اس کے نصاب کو اس کے پرنسپل اونمپلی محمد فیضی نے نئے سرے سے ڈیزائن کیا تھا تاکہ اسے ملک کے سب سے منفرد اداروں میں سے ایک بنایا جاسکے۔ پرنسپل نے چند سال پہلے سنسکرت زبان اور ادب کو نصاب کے لازمی حصے کے طور پر متعارف کرایا تھا۔ طلباء داخلہ ٹیسٹ کے ذریعے گریڈ X کے بعد اکیڈمی میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ اسلامی علوم میں انٹرمیڈیٹ، ڈگری اور پوسٹ گریجویشن مکمل کرتے ہیں اور ان میں سے ایک پرچہ سنسکرت ہے۔ اسلامی قانون کی تعلیم دینے والے ادارے میں سنسکرت کیوں؟ مطابقت کیا ہے؟ کیا کوئی لینے والے ہیں؟ کیا کوئی مخالفت نہیں ہے؟ سوالات اور بھی بہت ہیں لیکن صرف ایک جواب۔ "میں چاہتا ہوں کہ طلباء سب کچھ جانیں اور ہر فلسفے سے واقف ہوں اور الگ تھلگ نہ ہوں۔ اونامپیلیان کی تقریروں کے لئے مشہور ہے جو قرآن اور اپنشد کے صفحات کو اس طرح پلٹتے ہیں جیسے وہ ایک ہی کتاب سے ہوں۔ ویدانتک فکر اور قرآن دونوں میں ان کی مہارت مشہور ہے۔ وہ کہتے ہیں ہندوستانی فلسفیانہ منظر نامہ بہت وسیع ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری اکیڈمی کے طلبہ اسے جانیں اور اس سے منقطع نہ ہوں۔ اکیڈمی میں ان کے طلباء کی تعداد تقریباً 100 ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا انہیں یا ان کے والدین کو سنسکرت سیکھنے پر اعتراض ہے، انہوں نے کہا کہ یہ کسی دوسرے کی طرح ایک تعلیمی مضمون ہے۔ میرا ماننا ہے کہ آپ کو صرف اپنے مذہب تک الگ تھلگ اور محدود رہنے کی بجائے ہر سوچ کو سیکھنا اور جاننا چاہیے۔ علم اور آگہی افہام و تفہیم پیدا کرتی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ زبان کا مطالعہ بھی اس ثقافت کا مطالعہ ہے جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے۔ لہٰذا، جب ہم کوئی زبان سیکھتے ہیں تو ہم ان لوگوں کی ثقافت کی بھی تعریف کررہے ہوتے ہیں جو اسے بولتے ہیں۔ لہٰذا، میرے پاس تین ہندو سنسکرت اساتذہ ہیں جو کورسز کرائیں گے۔ یہ تعامل دونوں کے درمیان ثقافتی رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ میں ثقافتی باریکیوں کو بتانے کے قابل نہیں رہوں گا جیسا کہ ایک ہندو استاد کرسکے گا۔ اونامپیلیا کہنا ہے کہ موجودہ تعلیمی نظام میں دھرم یا قدر پر مبنی تعلیم کا فقدان ہے۔ "اقدار کے بغیر تعلیم کھوکھلی ہے۔ لیکن ہندوستان میں مذہبی عقائد کے تنوع کو دیکھتے ہوئے، اسکول نصاب میں مذہبی فلسفے پر کچھ بھی شامل کرنے سے کتراتے ہیں۔ اس بارے میں پوچھے جانے پر وہ کہتے ہیں کہ طلباء کو ان عظیم اقدار سے محروم کرنے کا کوئی بہانہ نہیں ہے جو ہمارے عقائد فراہم کرتے ہیں۔ اگر ان کی اکیڈمی یہ کام کرسکتی ہے تو اسکول کیوں نہیں کرسکتے۔

عوام کی امنگوں کی عکاسی، بنگلہ دیش کا آئین سے فسطائیت ختم کرنے کا عزم

ڈھاکہ (آئی این ایس انڈیا) بنگلہ دیش کے آئینی اصلاحاتی کمیشن نے جمہوریت کے تحفظ کے لیے 'فسطائیت' کو ختم کرنے کا عزم کیا ہے۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی اے ایف پی کے مطابق کمیشن کو 31 دسمبر تک عبوری حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرنی ہوں گی۔ یہ نوبل امن انعام یافتہ ڈاکٹر محمد یونس کی طرف سے وعدہ کی گئی بڑی تبدیلیوں کا حصہ ہے جنہیں اگست کی بغاوت کے بعد ملک کا چیف ایڈوائزر مقرر کیا گیا تھا۔ ریفارم کمیشن کے سربراہ علی ریاض، جو الینوائے سٹیٹ یونیورسٹی میں سیاسیات کے پروفیسر بھی ہیں، نے کہا کہ اس کا مقصد ایک ایسا آئین تیار کرنا تھا جو بنگلہ دیشیوں کی 'امنگوں کی عکاسی کرتا ہو۔ اکتوبر کے آغاز میں عبوری حکومت کی جانب سے کمیشن کی تشکیل کے بعد پہلی بار نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے علی ریاض نے کہا کہ 'موجودہ آئین کے تحت وزیراعظم کے پاس بے پناہ طاقت ہے اور اختیارات کی یہ مرکزیت فاشزم کی راہ ہموار کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طاقت میں توازن کا فقدان فاشزم کا ذریعہ ہے۔ دیگر اراکین میں سینیئر بیرسٹرز، ڈھاکہ یونیورسٹی کے قانون کے پروفیسرز، انسانی حقوق کے کارکنان اور ایک طالب علم رہنما شامل ہیں جنہوں نے حسینہ واجد کے خلاف مظاہروں کی قیادت کی۔ اس عمل میں آئینی ماہرین، وکلا اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان بات چیت کے دور شامل ہوں گے۔ علی ریاض نے کہا کہ عبوری حکومت تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ تجاویز پر تبادلہ خیال کرے گی اور اپنی سفارشات کمیشن کو بھیجے گی اور 'بات چیت کے بعد حتمی رائے قائم کی جائے گی۔ حسینہ واجد کے 15 سالہ دور حکومت میں بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوئیں جن میں ان کے سیاسی مخالفین کی بڑے پیمانے پر حراست اور ماورائے عدالت قتل شامل ہیں۔ ان کی حکومت پر عدالتوں اور سول سروس کو سیاسی بنانے کے ساتھ ساتھ یکطرفہ انتخابات کرانے کا بھی الزام لگایا گیا تاکہ اقتدار پر جمہوری چیک کو ختم کیا جاسکے۔ ڈاکٹر محمد یونس نے پہلے کہا تھا کہ انہیں عوامی انتظامیہ کا ایک 'مکمل طور پر ٹوٹا ہوا' نظام وراثت میں ملا ہے جس میں مستقبل میں آمریت کی طرف واپسی کو روکنے کے لیے ایک جامع نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

اویسی نے ہندو مذہبی اداروں کے زیر کنٹرول اراضی کی تفصیلات شیئر

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی نے مرکزی حکومت کے مجوزہ وقف ترمیمی بل پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے ہندو مذہبی اداروں کے زیر کنٹرول زمین کا ڈیٹا بھی سوشل میڈیا پر شیئر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وقف بورڈ کے بارے میں یہ افواہ پھیلانے والے بی جے پی اور آر ایس ایس کو تھوڑا پڑھنا چاہئے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ آندھرا پردیش چیریٹیبل اور ہندو مذہبی ادارے انڈومنٹ ایکٹ 1987 کے تحت تقریباً 4 لاکھ ایکڑ اراضی کو کنٹرول کرتا ہے۔ تلنگانہ چیری ٹیبل اور ہندو مذہبی اداروں کے انڈومنٹ ایکٹ 1987 کے تحت 87,235 ایکڑ انڈومنٹ (مندر) کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس دوران رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے 2018 میں سی اے جی کی رپورٹ کا بھی ذکر کیا ہے۔ سی اے جی کی رپورٹ میں ان 13 مذہبی اداروں کے تحت کل زمینی اثاثے 12,767.67 ایکڑ پائے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمل ناڈو میں TNHR&CE ایکٹ 1959 ہے۔ تامل ناڈو کی حکومت کے شائع کردہ پالیسی نوٹ کے مطابق، 2022 میں TNHR&CE کے تحت کل زمین 4.78 لاکھ ایکڑ تھی جس پر 4 ریاستوں کے ہندو انڈومنٹ بورڈ کا کنٹرول ہے۔ ہم نے اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کا ذکر نہیں کیا، جہاں بہت بڑے مذہبی ادارے ہیں، جو لوگ وقف بورڈ کے بارے میں یہ افواہ پھیلا رہے ہیں، انہیں مختلف ریاستوں کے انڈومنٹ بورڈز کے بارے میں تھوڑا سا پڑھنا چاہیے، یہاں تک کہ کمشنر بھی نہیں بن سکتے اور اسسٹنٹ کمشنر غیر ہندو نہیں ہوسکتا۔

حکومت کا مقصد جموں و کشمیر کو ایک ایسی جگہ بنانا ہے جہاں سب ترقی کرسکیں۔ منوج سنہا

سرینگر۔ ایم این این۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت کی طرف سے شروع کی جانے والی مختلف فلاحی اسکیموں کی فہرست دیتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد جموں وکشمیر کو ایک ایسی جگہ بنانا ہے جہاں ہر فرد ترقی کرسکے اور خوشحالی مشترکہ ہو۔ سنہا مرکز کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد ایک ایسا جموں و کشمیر ہے جہاں ہر فرد کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے، جہاں خوشحالی مشترک ہو، اور جہاں ہر شہری اپنی پوری صلاحیت تک پہنچ سکے۔ اقتصادی ترقی سب پر مشتمل ہے، جہاں سماجی ہم ا؟ہنگی غالب ہے اور سب کے لیے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ انہوں نے یہاں اپنے خطاب میں کہا، "ایک خوشحال اور

متحرک جموں و کشمیر ہماری پہنچ میں ہے، اور یہ ہم میں سے ہر ایک پر منحصر ہے کہ وہ اس تاریخی تبدیلی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ ایل جی نے کہا کہ حکومت مستحق گھرانوں کو 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے جس کے لیے طریقوں پر کام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کو بجلی کی ضروریات میں خود کفیل بنانے کے لیے منظور شدہ بجلی کے منصوبوں پر کام کو تیز کیا جائے گا۔ میری حکومت ہمارے توانائی کے شعبے میں نمایاں چھلانگ لگانے کے لیے حکومت ہند کا تعاون حاصل کرے گی۔ 3014 میگاواٹ کی منظور شدہ صلاحیت کے ساتھ چار میگا ہائیڈرو الیکٹرک پاور پروجیکٹوں کی تکمیل کو 2026 تک ہائیڈرو پاور جنریشن کی صلاحیت کو دوگنا کرنے کے لیے تیز کیا جائے گا۔ نہ صرف جموں و کشمیر کو بجلی میں خود کفیل بنانے کے لیے بلکہ ہمیں اس اہم سبز وسائل سے آمدنی حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے 1818 میگاواٹ کے مزید چار میگا ہائیڈرو الیکٹرک پاور پروجیکٹس پر کام شروع کرنے کے لیے سختی سے عمل کیا جائے گا۔ سنہا نے کہا کہ حکومت 2011 میں آر بی آئی کے سابق گورنر سی رنگراجن کی رہنمائی میں تیار کی گئی رنگراجن کمیٹی کی رپورٹ پر عمل درآمد کرے گی، جس نے جموں و کشمیر میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کو بڑھانے کے لیے ایک روڈ میپ کی سفارش کی تھی۔

قاہرہ میں مزاحمتی گروپ فتح اور حماس کے درمیان مثبت بات چیت

قاہرہ (آئی این ایس انڈیا) حماس تنظیم کے رہنما اسامہ حمدان نے اتوار کے روز بتایا کہ قاہرہ میں فلسطینی گروپوں کے درمیان بات چیت مثبت رہی۔ یہ بات انھوں نے ایک ٹی وی چینل سے گفتگو میں بتائی۔ تاہم انھوں نے واضح کیا کہ وہ کسی نتیجے تک پہنچنے میں جلد بازی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ حمدان کے مطابق حماس کو غزہ کی پٹی میں فائر بندی کے حوالے سے کوئی نئی تحریری تجاویز نہیں ملیں۔ اس سے قبل ایک مصری سیکورٹی عہدے دار نے بتایا تھا کہ فتح اور حماس نے ہفتے کے روز قاہرہ میں بات چیت کے دوران میں غزہ کی پٹی کے امور چلانے کے لیے کمیونٹی سپورٹ کمیٹی بنانے کے حوالے سے مزید لچک اور مثبت رجحان کا اظہار کیا۔ عہدے دار نے مزید بتایا کہ کمیونٹی سپورٹ کمیٹی فلسطینی اتھارٹی کی ماتحت ہوگی۔ یہ کمیٹی آزاد شخصیات پر مشتمل ہوگی۔ اس کا قیام فلسطینی صدر محمود عباس کے آرڈیننس سے قبل میں آئے گا اور یہ غزہ کی پٹی کا انتظام سنبھالے گی۔ عہدے دار کے مطابق مصر نے غزہ کی پٹی میں فائر بندی اور وہاں مزید انسانی امداد کے داخلے کے لیے فلسطینی اور اسرائیلی جانب کے ساتھ اپنی کوششوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ عہدے دار نے بتایا کہ حماس اور فتح کی بات چیت خالصتاً فلسطینی معاملہ ہے اور اس سلسلے میں مصر کی کوششوں کا مقصد فلسطینی صفوں کو یکجا کرنا اور فلسطینی عوام کی مشکلات میں کمی لانا ہے۔ یاد رہے کہ حماس اور فتح کے درمیان تعلق گذشتہ برسوں کے دوران میں کئی اختلافات کا شکار رہے۔ اس دوران میں مصر، قطر اور دیگر عرب فریقوں کی جانب سے مصالحت کرانے کی کوششیں سامنے آئیں۔ تاہم یہ تمام مصالحتیں اور سمجھوتے فریقین کے درمیان تمام اختلافات ختم نہیں کرسکے۔

ممکنہ جنگ بندی تہران کے ردعمل پر اثر ڈال سکتی ہے: ایرانی صدر

تہران (آئی این ایس انڈیا) ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے کہا ہے کہ اس کے اتحادیوں اور اسرائیل کے درمیان ممکنہ جنگ بندی تہران کے ردعمل کی 'شدت پر اثر ڈال سکتی ہے۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی اے ایف پی نے ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ ایرانی صدر نے کہا کہ 'اگر وہ (اسرائیلی) اپنے رویے پر نظر ثانی کرتے ہیں، جنگ بندی کو قبول کرتے ہیں اور خطے کے مظلوم اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام بند کرتے ہیں، تو یہ ہمارے ردعمل کی شدت اور نوعیت کو متاثر کرسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران اپنی خودمختاری اور سلامتی کے خلاف کسی بھی جارحیت کو بلا جواز نہیں چھوڑے گا۔ اسرائیلی جنگی طیاروں نے 26 اکتوبر کو ایران پر حملے کیے جس کے بعد اسرائیل کا کہنا تھا کہ یہ تہران کے یکم اکتوبر کو کیے گئے میزائل حملے کا بدلہ تھا۔ ایران نے اس حملے کو ایران کے حمایت یافتہ عسکریت پسند رہنماؤں اور پاسداران انقلاب کے کمانڈر کی ہلاکت کا بدلہ قرار دیا تھا۔ گذشتہ مہینے حملوں کے بعد سے اسرائیل نے ایران کو جوابی کارروائی کے خلاف خبردار کیا ہے، جبکہ تہران نے اس کا جواب دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ سنیچر کو ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ جوابی کارروائی کرے گی۔ خامنہ ای نے طلبہ سے خطاب میں کہا کہ امریکہ اور صیہونی حکومت دونوں دشمنوں کو جان لینا چاہیے کہ وہ ایران، ایرانی قوم اور مزاحمتی محاذ کے خلاف جو کچھ کررہے ہیں اس کا انہیں ضرور منہ توڑ جواب ملے گا۔ وہ تہران کے حمایت یافتہ مسلح گروپوں کے اتحاد کا حوالہ دے رہے تھے جس میں یمن کے حوثی باغی، لبنان کی حزب اللہ تحریک اور فلسطینی اسلامی گروپ حماس شامل ہیں۔ حملوں کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا کہ انہوں نے ایران کی دفاعی صلاحیتوں اور میزائلوں کی تیاری کو نشانہ بنایا۔ ایران کی مسلح افواج نے کہا تھا کہ اس حملے میں چار فوجی اہلکار ہلاک اور چند ریڈار سسٹم کو محدود نقصان پہنچا۔ ایرانی میڈیا کا کہنا ہے کہ ایک شہری بھی مارا گیا۔

ٹرمپ سابق امریکی صدر جان ایف کینڈی کے انجام سے دوچار ہوسکتے ہیں: روس

ماسکو (آئی این ایس انڈیا) جوں جوں امریکی انتخابات قریب آرہے ہیں سابق امریکی صدر اور ری پبلیکن پارٹی کے صدارتی امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ کے حوالے سے خطرے کی گھنٹیوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس ضمن میں روس کی طرف سے ایک سنجیدہ انتباہ سامنے آیا ہے۔ روسی سلامتی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین دیمتری میدویدیف نے کہا ہے کہ امریکی صدارت کے لیے ریپبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ اگر جیت گئے تو یوکرین میں جنگ نہیں روک سکیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر انہوں نے جنگ روکنے کی کوشش کوشش کی تو اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔ سابق روسی صدر میدویدیف جو اپنے متنازعہ بیانات کے لیے مشہور ہیں نے کہا کہ امریکی انتخابات میں روس کے لیے کچھ نہیں بدلے گا۔ امیدواروں کے موقف روس کو شکست دینے پر مرکوز ہیں جو دونوں جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے کی مکمل عکاسی کرتی ہیں۔ میدویدیف نے ڈیموکریٹک امیدوار کملا ہیرس کو احمق، ناتجربہ کار اور خودسر قرار دیا۔ ان کے مطابق وہ اپنے اردگرد موجود ہر شخص سے خوفزدہ رہیں گی۔ ملک پر حقیقت میں حکومت کرنے والے چند وزراء اور صدر کے معاونین کے ساتھ اوباما فیملی کے لوگ ہوں گے جو پس پردہ رہ کر کام کریں گے۔ روسی عہدیدار کے مطابق "ایک تھکا ہوا ٹرمپ جو کہ 'میں ایک معاہدے کی پیشکش کروں گا' اور 'میرے فلاں کے ساتھ بہترین تعلقات ہیں' جیسے تہلکہ خیز جملے بولنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے۔ وہ بھی اقتدار میں آکر تمام قوانین کی تعمیل کرنے پر مجبور ہوجائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "وہ جنگ نہیں روک سکتا، ایک دن میں نہیں، تین دن میں نہیں، یا تین مہینوں میں بھی نہیں۔ اگر اس نے واقعی کوشش کی تو اس کا انجام 'جے ایف کے' جیسا ہوسکتا ہے۔ ان کا اشارہ سابق امریکی صدر جان ایف کینڈی کی طرف تا جنہیں 1963ء میں قتل کردیا گیا تھا۔ میدویدیف نے زور دے کر کہا کہ صرف ایک اہم چیز ہے۔ آنے والے امریکی صدر کو دور دراز کی جنگوں کے لیے رقم ملے گی۔ یعنی کتنی رقم امریکی فوجی صنعتی شعبے میں جائے گی۔ کتنی رقم یوکرین کی جنگ اور کتنی مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے لیے امریکی صدر کو دینا ہوگی۔

فیسٹیول کے سیزن میں ای کامرس میں اضافہ ہوا، ایمیزون نے 140 کروڑ صارفین کے دورے رجسٹر کیے

ممبئی۔ ایم این این۔ تہوار کے موسم میں ای کامرس پلیٹ فارمز پر سودوں کے ساتھ آن لائن صارفین کی قطار میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ای کامرس پلیٹ فارم ایمیزون انڈیا نے ایک ریلیز میں کہا کہ ایمیزون گریٹ انڈین فیسٹیول 2024 نے اپنے اب تک کے سب سے زیادہ صارفین کے دوروں کا مشاہدہ کیا، جس میں 140 کروڑ صارفین پلیٹ فارم پر آئے۔ ای کامرس کمپنی نے مزید کہا کہ پلیٹ فارم پر آنے والے کل صارفین میں سے 85 فیصد سے زیادہ غیر میٹرو شہروں سے تھے۔ اے جی آئی ایف 2024 کا آغاز 27 ستمبر کو 24 گھنٹے پرائم ارلی ایکسس کے ساتھ ہوا، جس سے صارفین کو لیپ ٹاپ، ٹی وی، اسمارٹ فونز، فیشن اور خوبصورتی، گھریلو سجاوٹ، آلات، فرنیچر اور گروسری جیسے زمروں میں سرفہرست برانڈز کے 25,000 سے زیادہ نئے لانچوں تک رسائی حاصل ہوئی۔ اے جی آئی ایف 2024 نے فروخت کنندگان کی کامیابی کے لیے نئے سنگ میل بھی طے کیے اور گزشتہ سال کے مقابلے میں سیلرز میں 70 فیصد سے زیادہ اضافہ دیکھا جس کی فروخت میں ایک کروڑ سے زیادہ تھی۔ آن لائن مارکیٹ پلیس نے اپنی تیز ترسیل کی صلاحیتوں کو تقویت بخشی، جس سے پورے ہندوستان میں پرائم ممبرز کو ایک ہی یا اگلے دن میں 3 کروڑ سے زیادہ پروڈکٹس ڈیلیور کیے گئے -- جو پچھلے سال کے مقابلے میں حیران کن طور پر 26 فیصد اضافہ ہے۔ روزمرہ کی ضروریات سے لے کر اعلیٰ قیمت کی خریداریوں تک ہر چیز کے لیے ملک بھر سے یہ زبردست ردعمل، ایمیزون انڈیا پر صارفین کے گہرے اعتماد کی نشاندہی کرتا ہے۔ اے جی ا؟ئی ایف وسیع انتخاب، بے مثال قیمت، تیز ترسیل، اور بے مثال خریداری کا تجربہ فراہم کرنے کے ہمارے جنون کی مثال دیتا ہے۔ سوربھ سریواستو، نائب صدر - زمرہ جات، ایمیزون انڈیا نے کہا ہم مزید مواقع پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہیں جو ہمارے صارفین، فروخت کنندگان اور شراکت داروں کے پورے ماحولیاتی نظام کے لیے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ گریٹ انڈین فیسٹیول نے فروخت کنندگان میں 70 فیصد سے زیادہ اضافہ دیکھا جس کی فروخت میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 1 کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، بشمول خواتین کاروباری، بنکر، اور کاریگر، ایونٹ کے دوران ہر منٹ میں 1,000 سے زیادہ یونٹ فروخت کرتے ہیں۔ ایمیزون انڈیا نے ٹریول بکنگ کا بونانزا دیکھا -- فلائٹ ریزرویشن میں 20 فیصد اضافہ ہوا، اور کمپنی کے مطابق، ہوٹل کی بکنگ 60 فیصد سالانہ تک بڑھ گئی۔ کمپنی کے مطابق، ای ایم ا؟ئی کی سہولت نے فروخت کے دوران بڑی ٹکٹوں کی خریداری کو ہوا دی۔ کمپنی نے کہا کہ پلیٹ فارم پر فروخت کے دوران، 5G اسمارٹ فونز نے بجٹ کے حصے (10,000 روپے) میں ایک تہائی سے زیادہ والیوم شیئر کے ساتھ بڑے پیمانے پر فروغ دیکھا۔

ہندوستان دسمبر میں یوروپی یونین کے سولر آبزرویٹری سیٹلائٹ پروبا-3 کو لانچ کرے گا

یوروپی یونین خلائی تحقیق اور سلامتی میں ہندوستان کو ایک' نیچرل پارٹنر' کے طور پر دیکھتی ہے: یوروپی یونین کے سفیر

نئی دہلی (نمائندہ) مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج یہاں اعلان کیا کہ ہندوستان دسمبر کے پہلے ہفتے تک یوروپی یونین کے پروبا-3 خلائی سیٹلائٹ کو لانچ کرنے کے لئے تیار ہے جو ایک عالمی خلائی رہنما کے طور پر اپنے بڑھتے ہوئے کردار میں ایک اور سنگ میل کی نشان دہی کرتا ہے۔ تیسرے انڈیا اسپیس کانکلیو میں ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ خلائی تحقیق اور تلاش میں ہندوستان اور یوروپی یونین کے درمیان گہرے ہوتے ہوئے شراکت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ مشن، جس کا مقصد سورج کا مشاہدہ کرنا ہے، بین الاقوامی خلائی مشنوں میں انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (آئی ایس آر او-اسرو) کی ساکھ کو مضبوط بناتے ہوئے سائنسی علم کو آگے بڑھانے کے لیے دونوں ممالک کے عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔ پروبا-3 سیٹلائٹ جو آج صبح سری ہری کوٹہ پر پہنچا، اس کا مقصد سورج کا مشاہدہ کرنا ہے اور یہ ہندوستان اور دیگر بڑی خلائی طاقتوں کے درمیان مساوی تعاون کی ایک نئی سطح کی عکاسی کرتا ہے۔ پروبا-3 سیٹلائٹ یوروپی یونین کے لیے ہندوستان کا اس طرح کا تیسرا لانچ ہوگا، جس کے گزشتہ مشن پروبا-1 اور پروبا-2 سیٹلائٹس کی حمایت کرتے ہیں۔ تاہم، یہ مشن شمسی مشاہدے پر اپنی توجہ کے لحاظ سے منفرد ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے وضاحت کی کہ پروبا-3 شمسی کورونا کی حرکیات کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرے گا، جس سے اسرو کے کثیر العزائم سائنسی منصوبوں کے پورٹ فولیو میں اضافہ ہوگا، جس میں حال ہی میں چندریان-3 قمری مشن بھی شامل ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس مشن کی علامت اور سائنس پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا- "ہندوستان اور یوروپ مل کر سورج تک پہنچ رہے ہیں"۔ اپنے خطاب میں وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ہندوستان کے خلائی شعبے میں تیزی سے تبدیلی کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کی آگے کی سوچ کی پالیسی میں تبدیلیوں کا سہرا دیا۔ 2020 کی اصلاحات نے نجی شرکت اور بین الاقوامی تعاون کے دروازے کھول دیے، جس کے بارے میں ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی خلائی صلاحیت کو "غیر مقفل" کر دیا گیا ہے۔ پہلے خلائی سیکٹر سخت حکومتی کنٹرول اور رازداری کے ذریعے محدود تھا، لیکن لبرلائزڈ اپروچ نے تیزی سے ترقی کی ہے۔

ہندوستان اب 300 سے زیادہ خلائی اسٹارٹ اپس کو ملکی اور عالمی منصوبوں کی ایک صف میں حصہ ڈالنے پر فخر کر رہا ہے۔ یہ ترقی ملک کی بڑھتی ہوئی تکنیکی صلاحیت اور عالمی معیار کی تحقیق کو سپورٹ کرنے کی اس کی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نشاندہی کی کہ پالیسی میں تبدیلی صرف تلاش کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ پورے ہندوستان میں انفراسٹرکچر اور روزمرہ کی زندگی کو بہتر بنانے بڑھانے اور خلائی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں ہے۔ آج، سیٹلائٹ شہری منصوبہ بندی، زراعت اور یہاں تک کہ ہندوستان کے پرچم بردار "جل شکتی" آبی تحفظ کے پروگرام کے تحت زیر زمین پانی کی نگرانی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

نتیجے کے طور پر وہ شعبے جو پہلے خلائی ٹیکنالوجی سے اچھوتے نہیں تھے، جیسے کہ نقل و حمل اور دیہی ترقیات، ان پیش رفتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کنکلیو نے خلائی ٹیکنالوجی میں ہندوستان کے اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کو تسلیم کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم بھی فراہم کیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا- "صرف چند سال پہلے تک ہمارے پاس صرف مٹھی بھر جگہ پر مرکوز اسٹارٹ اپس تھے۔ آج، وہاں 300 سے زیادہ ہیں، جو ایک پوری صنعت کو ایندھن دے رہے ہیں اور ملک بھر میں ملازمتیں پیدا کر رہے ہیں۔ اسٹارٹ اپس میں اس اضافے نے نہ صرف تاریخی برین ڈرین کو روکا ہے بلکہ بیرون ملک سے ہندوستانی ٹیلنٹ کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا ہے، خاص طور پر این اے ایس اے-ناسا جیسی ایجنسیوں سے جس نے پہلے ہندوستان کے بہت سے ہونہار اور قابل و ہونہار خلائی سائنسدانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ اپنے خطاب میں ہندوستان اور بھوٹان میں یوروپی یونین (ای یو) کے سفیر مسٹر ہیرو ڈیلفن نے خلا میں ہند-یوروپی شراکت داری کی اہمیت پر زور دیا، اور ہندوستان کو' اولین آرڈر کی ایک سرمایہ کاری مؤثر، متحرک خلائی طاقت' کے طور پر بیان کیا۔ چندریان-3 مشن کی حالیہ کامیابی سمیت ہندوستان کی کامیابیوں کی ستائش کرتے ہوئے مسٹر ڈیلفن نے کہا کہ یوروپی یونین ہندوستان کو خلائی تحقیق اور اختراع کے دائرے میں ایک قدرتی اتحادی کے طور پر دیکھتی ہے۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے جائزہ کے لیے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی میٹنگ

نئی دہلی، 5 نومبر (آئی این ایس انڈیا) ٹیکس دہندگان کے لیے ہر سال انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرنا ایک بڑی مشق ہے اور وزیر خزانہ نے اسے آسان بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے جولائی میں پیش کیے گئے عام بجٹ میں کہا تھا کہ 60 سال پرانے انکم ٹیکس ایکٹ پر 6 ماہ میں نظر ثانی کی جائے گی اور اب انہوں نے یہ وعدہ پورا کر دیا ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے پیر کو ہندوستان کے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کا جائزہ لیا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کو ہندوستان کے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ ایک مشترکہ میٹنگ میں وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے انکم ٹیکس ایکٹ یا انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کا جامع جائزہ لیا۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے جائزے کے تحت مختلف پہلوؤں کے لیے 22 خصوصی ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں، جن کے خیالات اس اجلاس میں دیے گئے۔ مرکزی وزیر خزانہ کے ساتھ اس میٹنگ میں ریونیو سکریٹری سنجے ملہوترا، سی بی ڈی ٹی کے چیئرمین روی اگروال اور سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکس (سی بی ڈی ٹی) کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ ان تمام عہدیداروں کے ساتھ مل کر، وزیر خزانہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے جامع جائزے کے حصے کے طور پر کئی مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اہم فیصلے لیے۔ درحقیقت، وزیر خزانہ نے 23 جولائی 2024 کو پیش کیے گئے مرکزی بجٹ میں انکم ٹیکس ایکٹ یا انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کا جائزہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ وزارت خزانہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور دیگر حکام کی تصویر کے ساتھ معلومات شیئر کیں۔ بتایا گیا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے 22 مختلف ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جنہوں نے مختلف سطحوں اور پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد نئے نتائج اخذ کیے ہیں۔ ریونیو سکریٹری سنجے ملہوترا نے اس میٹنگ میں وزیر خزانہ کو بتایا کہ یہ 22 ذیلی کمیٹیاں کئی مختلف میٹنگوں میں سرگرم حصہ لے رہی ہیں۔ چاہے وہ سرکاری ذاتی ملاقاتوں کے ذریعے ہو یا ویڈیو کانفرنسوں کے ذریعے، مختلف ڈومین ماہرین نے انکم ٹیکس ایکٹ میں جدت اور بہتری کے لیے موثر تجاویز دی ہیں۔ اس کے علاوہ 6 اکتوبر 2024 کو اس کے لیے کھولے گئے پورٹل پر اب تک 6500 قیمتی تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزارت خزانہ کو ان پورٹلز کے ذریعے انکم ٹیکس ایکٹ میں اصلاحات کے لیے عام لوگوں کی طرف سے کافی شرکت ملی ہے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان تجاویز اور نتائج پر عملدرآمد کی کوششیں جلد شروع ہو جائیں گی۔ معلومات کے لیے، یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ صرف گزشتہ ماہ ہی، سی بی ڈی ٹی نے چھ دہائی پرانے انکم ٹیکس ایکٹ میں ضروری اصلاحات کے لیے عوامی ان پٹ یعنی عوامی شرکت کے ذریعے ضروری تجاویز طلب کی تھیں۔

عدالت عالیہ کے تمام ججوں کو مساوی پنشن اور الاؤنس ملنا چاہیے: سپریم کورٹ

نئی دہلی ،5 نومبر (آئی این ایس انڈیا) سپریم کورٹ نے منگل کو ہائی کورٹ کے ججوں کو لے کر بڑا حکم دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ملک کے تمام ہائی کورٹ کے ججوں کو بغیر کسی امتیاز کے مساوی پنشن اور الاؤنس ملنا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ عدالتی آزادی اور مالی آزادی کے درمیان موروثی تعلق ہے۔ ہائی کورٹ کے تمام جج ایک ہی طبقے کے اہلکار ہیں۔ لہٰذا انہیں بغیر کسی امتیاز کے پنشن سمیت مساوی خدماتی مراعات دی جائیں۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے سوال اٹھایا کہ ہائی کورٹ کے تمام ججوں کو مختلف پنشن کیسے دی جا سکتی ہے؟ اپنے حکم میں بنچ نے کہا کہ آئین کا آرٹیکل 216 ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری کے بارے میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ ایک بار ہائی کورٹ کے جج کے طور پر تقرر ہونے کے بعد، تمام جج برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں۔ ہائی کورٹ کا ادارہ چیف جسٹس اور دیگر تمام مقرر کردہ ججوں پر مشتمل ہے۔ ان کی تنخواہوں یا دیگر مراعات کی ادائیگی کے معاملے میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت عظمیٰ پٹنہ ہائی کورٹ کے ججوں کی زیر التواء تنخواہ اور انہیں درپیش پنشن سے متعلق معاملات کی سماعت کر رہی تھی۔ ستمبر میں سپریم کورٹ نے ریاست بہار کو پٹنہ ہائی کورٹ کے جج جسٹس رودر پرکاش مشرا کی زیر التواء تنخواہ جاری کرنے کی ہدایت کی تھی، جنہیں جنرل پراویڈنٹ فنڈ اکاؤنٹ کی کمی کی وجہ سے 10 ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تھی۔ عدالت نے کہا کہ سروس کے فوائد میں کوئی فرق ہائی کورٹ کے ججوں میں یکسانیت کے اصول کو کمزور کر دے گا۔ اس طرح سرکاری ملازمین کے مقابلے ججوں کی تنخواہ یا دیگر مراعات کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ تنخواہ ریاستوں کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے وصول کی جاتی ہے۔ پنشن ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے لی جاتی ہے۔ عدم امتیاز کا اصول اس بات پر لاگو ہوتا ہے کہ موجودہ اور سابق ججوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جانا چاہیے۔

صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی نے پہلے ایشیائی بدھ سربراہی اجلاس میں شرکت کی

نئی دہلی (نمائندہ) صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے آج (5 نومبر 2024) نئی دہلی میں بین الاقوامی بدھسٹ کنفیڈریشن (آئی بی سی) کے اشتراک سے حکومت ہند کی وزارت ثقافت کے زیر اہتمام پہلی ایشیائی بدھ سربراہ کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان دھرم کی پوتر سرزمین ہے۔ ہر دور میں، ہندوستان میں عظیم استاد اور صوفی، اہل بصیرت اور متلاشی رہے ہیں جنہوں نے انسانیت کو ظاہر اور باطن میں ہم آہنگی تلاش کرنے کا راستہ دکھایا ہے۔ مہاتما بدھ ان رہنماؤں میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ بودھ گیا میں بودھی درخت کے نیچے سدھارتھ گوتم کو گیان حاصل ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے نہ صرف انسانی ذہن کے کام کے بارے میں بے مثال بصیرت حاصل کی، بلکہ انہوں نے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے'، بہوجن سکھائے بہوجن ہتائے چھا' کے جذبے کے تحت اسے تمام لوگوں کے ساتھ بانٹنے کا بھی انتخاب کیا۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ صدیوں کے دوران، یہ فطری تھا کہ مختلف نظریات کے حامل افراد نے بدھ کی تقریروں میں مختلف معنی تلاش کیے اور اس طرح مختلف سوچ و فکر نے جنم لیا۔ وسیع درجہ بندی میں، آج ہمارے پاس تھیرواڈ، مہایان اور وجریان روایات ہیں، جن میں سے ہر ایک کے اندر بہت سے مکاتب اور نظریات ہیں۔ مزید برآں، تاریخ کے مختلف ادوار میں بدھ دھرم اس طرح سیکئی سمتوں میں آگے بڑھا۔ دھما کے اس طرح سیجغرافیائی اعتبار سے وسعت پانے سے ایک کمیونٹی یعنی ایک بڑے سنگھ کا قیام ہوا۔ ایک لحاظ سے، ہندوستان، بدھ کی روشن خیالی کی سرزمین، مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن، جو کچھ بھگوان کے بارے میں کہا جاتا ہے وہ اس بڑے بدھ سنگھ کے بارے میں بھی سچ ہے کہ اس کا مرکز ہر جگہ ہے اور اس کا دائرہ کہیں نہیں ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ جب آج دنیا کو کئی محاذوں پر بحران کا سامنا ہے، نہ صرف لڑائیبلکہ آب و ہوا کی تبدیلی کا بحران بھی، بدھ برادری انسانیت کی بقا کے لیےبہت کچھ کر سکتی ہے۔ بدھ مت کے مختلف مکاتب فکر دنیا کو دکھاتے ہیں کہ کس طرح تنگ نظر فرقہ پرستی کا مقابلہ کیا جائے۔ ان کا بنیادی پیغام امن اور عدم تشدد پر مرکوز ہے۔

نوئیڈا-گرینوا ایکسپریس وے پر بنائے جائیں گے دو انڈر پاس

نئی دہلی، 5 نومبر (آئی این ایس انڈیا) نوئیڈا-گرینوا ایکسپریس وے پر، اتھارٹی جھٹہ (16.900 کلومیٹر چینج پر) اور سلطان پور گاؤں (6.10 کلومیٹر چینج پر) کے سامنے دو نئے انڈر پاس بنائے گی۔ سی ای او ڈاکٹر لوکیش ایم سے اصولی منظوری ملنے کے بعد، فائل اتھارٹی نے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ کی جانچ کرانے کے لیے فائل آئی آئی ٹی روڑکی کو بھیجی تھی، لیکن جھٹہ انڈر پاس کی فائل کو آئی آئی ٹی روڑکی نے واپس کر دیا ہے، جس میں کچھ اضافی معلومات طلب کی گئی ہیں۔ اتھارٹی ایک ہفتے میں یہ معلومات آئی آئی ٹی کو بھیجنے جا رہی ہے، جس کے بعد اس پروجیکٹ کو آئی آئی ٹی سے منظوری مل جائے گی۔ اتھارٹی جنوری 2025 میں اس کی تعمیر کے لیے ٹینڈر جاری کرے گی۔ یہ پروجیکٹ 30 رہائشی سیکٹروں اور 15 دیہاتوں کے لوگوں کی نقل و حرکت کو آسان بنائے گا۔ اتھارٹی اس منصوبے پر 237 کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ اس وقت دونوں جگہوں پر چھوٹے انڈر پاس بنائے گئے ہیں۔ یہاں بڑی گاڑیاں پھنس جاتی ہیں اور طویل ٹریفک جام رہتا ہے۔ اس کے قریب ایک بڑا چار لین انڈر پاس بنایا جائے گا۔ بڑا انڈر پاس بنا کر ٹریفک جام کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر سنجے کمار کھتری نے کہا کہ اتھارٹی نے نوئیڈا گرینوا ایکسپریس وے کے آس پاس واقع دیہاتوں، سیکٹروں اور سوسائٹیوں کے لوگوں کو بہتر رابطہ فراہم کرنے کی سمت میں حتمی شکل دینے کا کام شروع کر دیا ہے۔ شہر کے رہائشیوں کو سفر کے لیے ایکسپریس وے کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ شہر میں یہاں سے وہاں تک آسانی سے جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ایکسپریس وے پر دو نئے انڈر پاسز بننے جا رہے ہیں۔ ایک انڈر پاس ایکسپریس وے کے کنارے واقع گاؤں سلطان پور میں اور دوسرا جھٹہ گاؤں میں بنایا جائے گا۔ پروجیکٹ کی تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ دہلی انٹیگریٹڈ ملٹی ماڈل ٹرانزٹ نے تیار کی ہے، جسے اتھارٹی کے ٹیکنیکل آڈٹ سیل نے پاس کیا تھا۔

دہلی کے خوراک کی فراہمی کے وزیر عمران حسین نے دہلی میں NFSA اور ONORC اسکیم کے تحت مفت راشن کی تقسیم کا جائزہ لیا

نئی دہلی، 5 نومبر (نمائندہ) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور عوامی رہنما اروند کیجریوال کی رہنمائی میں، خوراک اور شہری فراہمی کے وزیر عمران حسین نے دہلی میں محکمہ خوراک اور شہری سپلائی کا چارج سنبھالا تا کہ عوامی بہبود کی اسکیموں کے فوائد لوگوں تک پہنچ سکیں اور عوام میں شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ تقسیم کا نظام اسپیشل کمشنرز (F&S)) اور اسسٹنٹ کمشنرز (AC)) کے ساتھ مل کر نیشنل فوڈ سیکیورٹی ایکٹ (NFSA)) اور ون نیشن ون راشن کارڈ (ONORC)) اسکیم کے تحت مفت راشن کی تقسیم کا جائزہ لیا۔ اجلاس کے دوران وزیر خوراک و سپلائی عمران حسین کو بتایا گیا کہ این ایف ایس اے کے تحت مستحقین میں یکم نومبر سے راشن کی تقسیم شروع کر دی گئی ہے اور اب تک تقریباً 50 فیصد راشن کوٹہ مستحقین میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیشنل فوڈ سیکیورٹی ایکٹ کے تحت آنے والے راشن سے استفادہ کرنے والوں کے علاوہ ون نیشن ون راشن کارڈ سے فائدہ اٹھانے والوں کو بھی نومبر 2024 کے لیے ان کی اہلیت کے مطابق مفت راشن دیا جا رہا ہے۔ خوراک اور فراہمی کے وزیر عمران حسین نے کہا کہ راشن پورٹیبلٹی او این او آر سی کے تحت دہلی میں مناسب راشن دستیاب ہے۔

گہلوت نے نئے روٹ 783EXT پر بسوں کو ہری جھنڈی دکھائی، 783EXT پر بسیں مرکزی سکریٹریٹ سے دادا دیو مندر تک چلیں گی

نئی دہلی 5 نومبر (نمائندہ) دہلی کے مضافات اور دیہی علاقوں کو پبلک ٹرانسپورٹ سے جوڑنے اور ٹرانسپورٹ سسٹم کو بہتر بنانے کے لیے دہلی کے وزیر ٹرانسپورٹ کیلاش گہلوت نے آج نئے بس روٹ 783EXT پر بسوں کو ہری جھنڈی دکھائی۔ پرچم کشائی کے پروگرام میں پالم ایم ایل اے محترمہ بھاونا گوڑ اور بجواسن کے ایم ایل اے بھوپندر سنگھ جون بھی موجود تھے۔ اس نئے بس روٹ 783EXT پر بسیں مرکزی سکریٹریٹ سے پالم کے دادا دیو مندر تک جائیں گی۔ 783EXT بس روٹ کی کل لمبائی 23.5 کلومیٹر ہے۔ یہ بس راستے میں تمام اہم مقامات اور تعلیمی اداروں کا احاطہ کرے گی۔ دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن (DTC)) کے ذریعہ اس روٹ پر چار نچلی منزل والی الیکٹرک بسیں چلیں گی، جو مسافروں کے لیے ماحول دوست سفر کا آپشن فراہم کرے گی۔

دہلی میں سرمائی ایکشن پلان کے تحت، AAP حکومت 6 دسمبر تک کھلے عام جلانے کیخلاف مہم چلائے گی

گوپال رائے نے دہلی سکریٹریٹ میں متعلقہ محکموں کے افسران کے ساتھ سرمائی ایکشن پلان کی ایکشن رپورٹ پر ایک جائزہ میٹنگ کی

نئی دہلی، 5 نومبر (نمائندہ) دہلی کے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے سرمائی ایکشن پلان کے سلسلے میں منگل کو دہلی سکریٹریٹ میں مختلف محکموں کے افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں محکمہ ماحولیات، ڈی پی سی سی، ایم سی ڈی، این ڈی ایم سی، ڈی ڈی اے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ، واٹر بورڈ، ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، دہلی پولیس، ڈی ٹی سی، آئی اینڈ ایف سی، پی ڈبلیو ڈی وغیرہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران وزیر ماحولیات گوپال رائے نے مختلف محکموں کے عہدیداروں کے ساتھ سرمائی ایکشن پلان کے 21 نکات پر تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں گریپ پر عملدرآمد کے حوالے سے محکموں کو ہدایات بھی دی گئیں۔ گوپال رائے نے آج بتایا کہ سرمائی ایکشن پلان اس کے تحت حکومت دہلی میں 6 نومبر سے ایک ماہ تک کھلے عام جلانے کے خلاف مہم شروع کرنے جا رہی ہے۔ اس مہم کے تحت متعلقہ محکموں کی 588 پٹرولنگ ٹیمیں تعینات کی جائیں گی۔ سرکاری محکموں، آر ڈبلیو اے اور تعمیراتی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ رات کی ڈیوٹی پر تعینات سیکورٹی گارڈز کو ہیٹر فراہم کریں۔ دہلی کے ماحولیات کے وزیر گوپال رائے نے کہا کہ سردی میں اضافہ اور ہوا کی رفتار میں کمی کی وجہ سے دہلی اور قریبی ریاستوں میں AQI میں اضافہ ہوا ہے۔ 300 سے 400 کے درمیان رہا ہے۔ سائنسدانوں کی رائے کے مطابق درجہ حرارت تیزی سے کم ہو رہا ہے اور ہوا کی رفتار بھی بہت کم ہے۔ آنے والے 10 دن دہلی کے لیے بھاری ہونے والے ہیں۔ اسی لیے آج دہلی سکریٹریٹ میں آلودگی کے خلاف تمام متعلقہ محکموں کی طرف سے کئے گئے کاموں کو لے کر ایک جائزہ میٹنگ بلائی گئی۔ ملاقات سرمائی ایکشن پلان کے اعلان کے بعد محکموں کی جانب سے اب تک کیے گئے کاموں کا جائزہ لیا گیا اور مزید تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سردیوں میں کھلے میں آگ جلانے سے بھی آلودگی بڑھتی ہے، اسی لیے حکومت دہلی میں 6 نومبر سے ایک ماہ کے لیے کھلے میں آگ جلانے کے خلاف مہم شروع کرنے جا رہی ہے۔ اس مہم کے تحت متعلقہ محکموں کی 588 پٹرولنگ ٹیمیں تعینات کی جائیں گی، یہ تمام ٹیمیں دہلی میں کھلے عام جلانے کے واقعات کی نگرانی اور روک تھام کے لیے 24 گھنٹے کام کریں گی۔ ماحولیات کے وزیر گوپال رائے نے کہا کہ دھول مخالف مہم سے متعلق ٹیموں نے اب تک 7927 تعمیراتی مقامات کا معائنہ کیا ہے اور تعمیراتی مقامات پر جاری کردہ رہنما خطوط کی خلاف ورزیوں کا پتہ لگانے کے بعد 428 مقامات کو نوٹس اور چالان جاری کیا ہے۔ اس کے علاوہ 63 لاکھ روپے جرمانہ بھی کیا گیا۔ وزیر گوپال رائےنے بتایا کہ ٹیم میں 13 متعلقہ محکموں کے افسران شامل ہیں۔ وہ دہلی کے اندر مختلف مقامات پر جاری تعمیراتی مقامات کا معائنہ کر رہے ہیں اور اصولوں کی خلاف ورزی پر کارروائی کر رہے ہیں۔ تمام ٹیموں کو مسلسل معائنہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ سڑکوں اور کھلے مقامات پر 68 اسٹیٹک اینٹی اسموگ گنیں نصب کی گئی ہیں۔ سڑکوں کی دھول کو دوبارہ پھیلنے سے روکنے کے لیے علاقوں میں تعینات۔ سڑکوں اور کھلے علاقوں پر دھول کم کرنے کے لیے 70 اسمبلی حلقوں اور ہاٹ اسپاٹ میں 200 موبائل اینٹی اسموگ گنیں تعینات کی گئیں ہیں۔

پدم بھوشن لوک گلوکارہ شاردا سنہا کی حالت نازک، دعائے صحت کی اپیل

نئی دہلی ،5 نومبر (آئی این ایس انڈیا) پدم بھوشن اعزاز یافتہ بہار کی لوک گلوکارہ شاردا سنہا کی حالت سنگین ہے۔ انہیں نئی دہلی کے ایمس میں داخل کرایا گیا ہے جہاں وہ وینٹی لیٹر سپورٹ پر ہیں۔ ان کے لیے ایک ایک منٹ اہم مانا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے بیٹے انشومن سنہا نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو جاری کر کے شاردا سنہا کی صحت سے متعلق تازہ صورت حال کی جانکاری دی ہے۔ انشومن سنہا نے ویڈیو میں چھٹھی میا سے ان کے ٹھیک ہونے کے لیے پرارتھنا کرنے کی اپیل کی ہے۔ چھٹھ کے دوران گیت گانے کے لیے مشہور شاردا سنہا کو بیماری کی وجہ سے 25 اکتوبر کو ایمس میں داخل کرایا گیا تھا۔ 27 اکتوبر کو ان کے بیٹے نے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر سوشل میڈیا کے توسط سے لوگوں کو دی تھی۔ اس دوران جنتا دل یو کے رام ناتھ ٹھاکر نے اسپتال جا کر شاردا سنہا سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے ایمس کے ڈائرکٹر کو بہتر سے بہتر علاج کرنے کی گزارش بھی کی ہے۔ حالانکہ شاردا سنہا کی حالت ابھی بھی نازک بنی ہوئی ہے۔ جہاں ایک طرف شاردا سنہا اپنی بیماری سے لڑ رہی ہیں اور اسپتال میں زیر علاج ہیں وہیں ان کے بیٹے نے چھٹھ سے قبل اپنا نیا گانا "دکھوا مٹائین چھٹھی میا" جاری کیا ہے۔ کئی سوشل میڈیا یوزرس نے کمنٹ سیکشن میں شاردا سنہا کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ شاردا سنہا کو بہار کوکیلا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ وہ ایک ہندوستانی لوک گلوکارہ ہیں جنہیں بھوجپوری، میتھلی اور مگہی موسیقی میں ان کے اہم تعاون کے لیے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے بہار کی روایتی موسیقی کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے کچھ خاص مشہور گانوں میں "کا ہے توسے سجنا' اور 'پہلے پہل ہم کئی' شامل ہیں۔ انہیں ہندوستانی موسیقی اور ثقافت میں اہم خدمات کے لیے 2018 میں پدم بھوشن اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

Qazi Makhdoom Editor and Owner of Tamir-e-Siasat news paper print from r m printers nBarshi road beed.and published from office Nagar Parishad complex Bashir gunj beed 431122, Maharashtra.Phone 9270574444,.8999387277Email, tameerurdu@gmail.com,hinditameer@gmail.com.All legal matters will be in the court of beed court and jurisdiction.